اے اُمتِ مسلمہ!

نمازِ فجر کہاں گئی؟

تالیف

مفتی ندیم خان درویش حفظہ اللہ تعالیٰ

(فاضل جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ پشاور صدر و متخصص جامعہ ابوھریرہ نوشہرہ)

تقریظ و پسند فرمودہ:

مصنفِ کبیر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب

و پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت مولانا حزب اللہ جان حقانی صاحب

ناشر: دارالشہداء، ادارہ نشر و اشاعت دارالعلوم فیض القرآن سفید سنگ پشاور

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نامِ کتاب ۔۔۔۔۔ اے اُمتِ مسلمہ نمازِ فجر کہاں گئی؟

تالیف ۔۔۔۔۔ مفتی ندیم خان درویش مہتمم و مدرس دارالعلوم فیض القرآن سفید سنگ پشاور۔

سن اشاعت ۔۔۔۔۔ ربیع الثانی 1442ھ بمطابق دسمبر 2020ء۔

ملنے کے پتے

مکتبہ: فیض القرآن شاہ گئی تھانہ المکہ مارکیٹ دوکان نمبر: 12، موبائل: 03144003621

مکتبہ ختم نبوت عبدالغنی مارکیٹ محلہ جنگی پشاور۔

دارالعلوم فیض القرآن جمرود روڈ عبدالستار کورونہ سفید سنگ، موبائل: 03028071231

انتساب

بندہ فقیر اس کاوش کو اپنے تخصص فی الفقہ کے شفیق و مہربان استاذ:

شیخ القرآن والحدیث شارحِ مسلم، سیوطی وقت مصنفِ کتب کثیرہ، بانی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ، خطیبِ بے بدل سیدی وسندی حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت فیوضھم علینا کی ذاتِ گرامی سے منسوب کرتا ہے۔

لا تنكرنْ إهداءنا لك منطقا منكِ استفدنا حسنَه ونظامَهُ
فالله عزّ وجلّ يشكرُ فعل مَن يتلو عليه وحيَه وكلامَهُ

(ابن طَبَاطَبَا)

لا تُنكِرَنَّ إذا أَهدَيتُ نحوك مِنْ علومِكَ الغُرَّ أو آدابكَ التُّنَفا
فَقَيِّم الباغِ قد يُهدي لمالكه برسمِ خِدمَتِهِ من باغهِ التُّحَفا

جو آپ سے سیکھا ہے، وہ آپ ہی کے نام
ندیم خان درویش

اظہارِ عقیدت

دارالعلوم دیوبند

شاد باش وشاد زی اے سرزمین دیوبند ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

ظفر علی خان

ظفر علی خان کے شعر میں فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کی ترمیم وتضمین

شاد باش وشاد زی اے سرزمینِ دیوبند تو نے عالم میں کیا اسلام کا جھنڈا بلند
قوتِ فکر وعمل وہ سطوتِ زور کلام ہے ثریّا بھی ترے فُرسان کے زیرِ کمند
چار سُو آفاق میں ہے تیرے علم وفن کی دھاک تیرے فرزندوں کے آگے بحر قطرہ کہ سُپند

فہرست

1	**تقریظ** حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب	13
2	**تقریظ** حضرت مولانا پیر حزب اللہ جان حقانی صاحب	15
3	**پیشِ لفظ**	17
4	باجماعت نماز کی اہمیت	19
5	حضرت انس بن مالک b کا نمازِ فجر قضاء ہونے پر تمام عمر رونا	21
6	نمازِ فجر جماعت سے ادا کرنے والوں کے لئے انعامات اور فوائد	23
7	نماز فجر نہ پڑھنے والوں کے لیے نقصانات	24
8	نمازِ فجر جماعت سے ادا کرنے والوں کے لئے انعامات اور فوائد	26
9	(1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی	26
10	(2) نماز کے انتظار پر نماز پڑھنے کا ثواب	27
11	(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کا حصول	28
12	(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار	30
13	(5) ستائیس درجات کا حصول	30

14	(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر وثواب کا حصول	35
15	(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کا حاصل ہونا	36
16	(8) اللہ تعالیٰ کے رضامندی اور خوشنودی کا حصول	37
17	(9) قیامت کے دن نور کا حصول	38
18	(10) دنیا اور مافیہا سے بہتر چیز کا حصول	45
19	(11) تہجد کی ثواب کا حصول	47
20	(12) فرشتوں کا جمع ہو کر نماز فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعا کرنا	48
21	(13) نماز فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر	50
22	(14) وفد الرحمٰن اور جماعت اَبرار میں داخلہ	51
23	(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونا	52
24	(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے کا موقع:	54
25	(17) ایک عظیم الشان برکت کا حصول:	55
26	(18) دخولِ جنت کا وعدہ اور جہنم سے آزادی	56
27	(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کا حصول	57

28	﴿اول﴾	59
29	﴿دوم﴾	62
30	﴿سوم﴾	63
31	(20) نماز فجر پڑھنے والا ایمان کا علَمبَر دار ہوتا ہے	65
32	(21) سُستی اور خباثتِ نفس سے بچنا	65
33	نمازِ فجر نہ پڑھنے والوں کے نقصانات (1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی سے محرومی	69
34	(2) نماز کی انتظار پر نماز پڑھنے کی ثواب سے محرومی	69
35	(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کے حصول سے محرومی	69
36	(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار سے محرومی	69
37	(5) ستائیس درجات بلکہ اس سے زیادہ کے حصول سے محرومی	69
38	(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر وثواب سے محرومی	70
39	(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کے حصول سے محرومی	70

40	(8) فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا فخر او رتعجب (پسندیدگی) کے حصول سے محرومی	70
41	(9) قیامت کے دن نور کے حصول سے محرومی	70
42	(10) دنیا اور مافیہا سے بہتر چیز حاصل کرنے سے محرومی	70
43	(11) تہجد کی ثواب سے محرومی	70
44	(12) فرشتوں کا جمع ہو کر نماز فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعائے رحمت وشفقت سے محرومی	70
45	(13) نماز فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر سے محرومی	71
46	(14) وفد الرحمن اور جماعت ابرار میں داخلے سے محرومی:	71
47	(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونے سے محرومی	71
48	(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے سے محرومی	71
49	(17) ایک عظیم الشان برکت سے محرومی	71
50	(18) دخولِ جنت کے وعدہ سے محرومی	71
51	(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کے حصول سے محرومی	71

52	(20) سُستی اور خباثتِ نفس میں مبتلا ہونا	71
53	(21) شیطان کا کانوں میں پیشاب کرنا	71
54	(22) منافقین کے صفت میں شریک ہونا	72
55	(23) مشکوک النفاق لوگوں میں داخل ہونا	3
56	(24) عذابِ قبر میں مبتلا ہونا	73
57	(25) شیطان کا علمبردار ہونا	74
58	نمازِ فجر کے طبی فوائد و اسرار	75
59	سُنتِ فجر کے متعلق اہم مسائل فجر کے دو رکعت سنت کب اور کہاں پڑھنے ہیں؟ پہلا مسئلہ	77
60	دلائل پیش خدمت ہیں۔ دلیل نمبر 1	78
61	دلیل نمبر 2	78
62	دلیل نمبر 3	79
63	دلیل نمبر 4	80
64	دلیل نمبر 5	80
65	دلیل نمبر 6	81

66	دلیل نمبر 7	82
67	دلیل نمبر 8	83
68	دلیل نمبر 9	84
69	دلیل نمبر 10	85
70	دلیل نمبر 11	86
71	اگر کسی کو سنت پڑھنے کا موقع نہ مل سکا تو اب کیا کرے گا؟۔ دوسرا مسئلہ	87
72	نمازِ فجر کے بعد فجر کی سنتیں و دیگر نوافل پڑھنے کی ممانعت احادیث مبارکہ کی روشنی میں پہلی حدیث	87
73	دوسری حدیث	88
74	تیسری حدیث	89
75	چوتھی حدیث	91
76	پانچویں حدیث	91
77	چھٹی حدیث	92
78	خلاصہ باب	94

79	تیسرا مسئلہ	97
80	چوتھا مسئلہ	97
81	نمازِ فجر کے لئے کیسے اُٹھا جائے؟	97
82	✪ پہلا منظر ✪	98
83	✪ دوسرا منظر ✪	98
84	۱ پختہ نیت رکھیے	99
85	۲ وضو، تلاوت قرآن اور مسنون اذکار کا اہتمام کیجیے	99
86	۳ نمازِ فجر کی فضیلت و اہمیت یاد کیجیے	102
87	۴ کسی قریبی عزیز یا دوست کی مدد حاصل کریں	103
88	۵ الارم ڈیوائس کو کسی مناسب جگہ رکھیں	103
89	۶ نماز سے تھوڑی دیر پہلے جاگیے	104
90	۷ دوپہر کو قیلولہ کیجیے	104
91	قیلولے کے سائنسی تصدیق شدہ 15 فوائد	105
92	۸ اپنے آپ کو انعام دیں یا جرمانہ عائد کریں	107
93	۹ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا	108

94	۱۰ غفلت اور دل کی قسوت (سختی) کے اسباب سے دوری	109
95	11: دیر سے سونے سے پرہیز کرنا آخر میں نمازِ فجر کو قضاء اور ضائع کرنے والوں سے کچھ سوالات	110

تقریظ

شیخ القرآن والحدیث شارحِ مسلم، سیوطی وقت مصنفِ کتب کثیرہ، بانی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ، خطیبِ بے بدل سیدی وسندی حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب دامت فیوضھم علینا

الحمد لحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم الرسالۃ۔

حضرت مولانا مفتی ندیم مدظلہٗ جواں سال عالمِ دین، ہمارے ادارے کے متخصّص اور جامعہ امداد العلوم الاسلامیہ پشاور کے فاضل ہیں۔ موصوف بے پناہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ تحریر کا بھی اعلیٰ اور عمدہ ذوق رکھتے ہیں، جس کی مثال ان کی زیرِ نظر مرتب کردہ کتاب ہے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے نماز جیسی اہم عبادت کو موضوع بحث بنایا ہے، انہوں نے اس کتاب میں فجر کی نماز پڑھنے والوں کے لئے بیس (20) انعامات کا تذکرہ کیا ہے اور نہ پڑھنے والوں کے لئے پچیس (25) نقصانات ذکر کئے ہیں۔

اس ضمن میں فاضل مؤلف نے دسیوں احادیث اور مفید فوائد اور نکات کے اضافے سے کتاب کی افادیت می دو چند اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لئے تعلق مع اللہ کا درس دینے والی اور بہترین راہنما ہے۔

فاضل مؤلف نے اس موضوع پر قلم اُٹھا اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے اجرِ عظیم اور سعادت کا حصول یقینی بنالیا ہے۔ ان کی یہ کتاب ان کے والدین اور اساتذہ کے لئے بھی صدقۂ جاریہ ایصالِ ثواب کا باعث بنے گی۔

جواں سال مولانا مفتی ندیم کا قلم چل پڑا ہے بلکہ رواں دواں ہے، اگر وہ اسی شوق اور محبت سے لکھتے رہے، تو ان شاء اللہ مزید خیر و برکت، علمی، ادبی ترقی، فقہی مسائل کی ترتیب و تالیف اور اشاعت کا ذریعہ بنے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

عبد القیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد نوشہرہ کے پی کے

تقریظ

سیّدی ومرشدی شہسوارِ شعبہ ہائے دین ،مرشد المجاہدین ، پیر طریقت رہبرِ شریعت شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا پیر حزب اللہ جان حقانی صاحب دامت فیوضھم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد: ہرانسان سے قیامت کے دن سب سے پہلے ایمان کی اور مسلمان سے حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز اور حقوق العباد میں خون کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ایمان کے بعد تمام عبادات سے نماز کا درجہ اونچا ہے،حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحبؒ فرماتے ہیں: کامیابی کے لیے جوکہ ہرشخص کا مطلوب ہے،سنورنا ضروری ہے،اور سنورنا موقوف ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑنے پر،اوراس تعلق میں سب سے بڑا دخل نماز کا ہے،نماز میں جوقربت الی اللہ حاصل ہوتی وہ بے مثال ہے ،اس میں مناجات بھی ہوتی ہے اور رحمتِ خاصہ بھی متوجہ ہوتی ہے،زبان سے بندگی کا اقرار ہوتا ہے،اور افعال سے بھی عاجزی کا اظہار ہوتا ہے،اس میں دعا مانگی جاتی ہے،اوروہ قبول بھی ہوتی ہے،شریعت کے اندرایمان کے بعدسب سے اہم مامور بہ نماز ہے،جوکسی حال میں بھی کسی مکلف آدمی سے سے ساقط نہیں ہوتی ۔حضور ﷺ نے فرمایا:"قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ" میری آنکھوں کی

ٹھنڈک نماز میں ہے۔(ماہانہ وفاق المدارس ملتان شمارہ نمبر 4 دسمبر 2020ء)۔

مگرافسوس کا مقام ہے کہ آج کل تقریبا پانچ فیصد مسلمان بھی نماز کی پابندی نہیں کرتے ہیں،اورخصوصا نماز فجر کا کیا کہنا!

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے محبّی ومُخلصی حضرت مولانا مفتی محمد ندیم صاحب مدظلہ کوجنہوں نے دردِدِل کی سیاہی سے دیگر تصنیفات کی طرح نماز فجر سے غفلت ولا پرواہی پر"اے اُمتِ مسلمہ نمازِ فجر کہاں گئی" نامی کتاب لکھ کر دریا کو کوزے میں بند کرکے قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں امتِ مسلمہ پر رحم کرکے بےنظیر تحفہ پیش کیا اللہ تعالیٰ فاضلِ نوجوان کے مساعی جمیلہ کوقبول کرکے ان کے لئے،اُن کے والدین،اساتذہ،بندی سمیت تمام مسلمانوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے،آمین۔

نوٹ:اس موضوع پر مندرجہ ذیل کتابیں بھی مطالعہ کیجئے:

(1):فضائلِ نماز از شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ۔

(2):خطباتِ نماز۔

(3):آیئے نماز سیکھے۔

(4):نماز سنت کے مطابق پڑھئے۔

بندہ فقیر حزب اللہ حقانی ترناب چارسدہ۔

پیشِ لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف رسله و خاتم النبين سيّدنا محمد ن الامين ،و على اله و اصحابه الذين هم هداة الدين و من تبعهم باحسان الى يوم الدين.

امابعد: ایک وقت ایسا تھا کہ دین اسلام کے احکامات بہت اچھے طریقے سے نبائے جاتے تھے، مسلمانی صرف زبانی کلمہ کا نام نہ تھا، بلکہ مسلمان کو دیکھ کر غیر مسلم بھی عبرت پکڑتے تھے، اور مسلمانوں کے چہروں سے عبادت کا نور ٹپکتا تھا، مساجد آباد تھے، نماز باجماعت کے حصول کے لئے مسلمان دور دراز سے آکر شریک ہونے کی کوشش کرتے تھے، صفِ اولیٰ اور تکبیر اولیٰ کے ثواب کو حاصل کرنے کے لئے مسلمان بے تاب رہتے تھے، جس کی وجہ سے مسلمان دنیا میں سرخرو تھے اور عزت کی زندگی گزارتے تھے، گھر میں برکت، زندگی میں سکون، رزق میں فراوانی، گھریلو جھگڑوں سے بے فکر رہتے تھے۔ لیکن جب مسلمانوں نے دین سے دوری اختیار کی، عبادات میں غفلت کرنے لگے، اپنے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کا پوجا کرنے لگے تو وہ عزت ذلت میں، سکون و آرام بے چینی میں، برکت بے برکتی میں، اتفاق و اتحاد اور محبت جنگ و جدل میں تبدیل ہوگئی۔ یہ رسالہ بھی اسی درد و الم کی ایک کڑی ہے، کہ امتِ مسلمہ نے عبادات میں انتہائی غفلت سے کام لینا شروع کیا ہے، اور ہمارے معاشرہ میں نمازی حضرات بہت ہوتے تھے، اب وہ بھی نہ ہونے کے برابر ہیں، جو لوگ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں

وہ انتہائی کم ہیں۔ بعض لوگ چار وقت، بعض تین وقت، بعض دو وقتہ، بعض ایک وقت اور بعض صرف جمعہ اور بعض صرف عیدین کے موقع پر نماز پڑنے آتے ہیں۔ لیکن زیادہ تعداد اُن مسلمانوں کی ہیں جو تین وقت نماز (ظہر، عصر اور مغرب) تو پڑھتے ہیں لیکن دو اہم ترین نمازیں جو کہ فجر اور عشاء ہیں ان کو اکثر چھوڑتے ہیں۔ بلکہ بندہ کا اپنا ذاتی مشاہدہ ہے، اور دیگر ائمہ حضرات کو بھی خوب معلوم ہوگا کہ سالوں سال مسجد میں نماز فجر کے لئے صرف ایک یا دو صفیں کھڑی ہوتی ہیں۔ اور نمازِ فجر اور عشاء میں بس صرف ایک مخصوص طبقہ ہی حاضر ہوتا ہے۔ اور خاص کر نماز فجر میں، اللہ اکبر!! گویا نماز فجر سرے سے اُن پر فرض ہی نہیں ہے۔ حالانکہ نمازِ فجر کتنی اہمیت کا حامل ہے؟ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے پر مسلماں کو کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اور نمازِ فجر کو ترک کرنے والوں کو کیا کیا نقصانات پہنچتے ہیں؟ یہ رسالہ اسی کے لئے لکھا جارہا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کو پانچ وقتہ نماز کا پابند بنائے اور دین و دنیا کے نقصانات سے بچائیں، اور اس رسالہ کو تکمیل تک پہنچا کر پھر امتِ مسلمہ کے لئے نافع بنادے اور بندہ ناچیز، اساتذہ کرام، مشائخ عظام، والدینِ کریمین، اور سارے متعلقین و معاونین کے لئے دارین کا ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

نوٹ: یہ کوئی از سرِ نو نیا تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ ایک عربی رسالہ "اَینَ صلاۃُ الفجر یا اُمۃَ الاسلام" کا نچوڑ اور خلاصہ ہے۔ البتہ فائدہ کے عنوان سے اور درمیان میں بعض وضاحتیں اور اضافات بندہ کی طرف سے ہے۔ اور میں نے اس کا اردو نام اے امتِ مسلمہ نماز فجر کہاں گئی؟ رکھا۔

بندہ ناچیز: ندیم غفرلہ الرحیم ، یوم الاحد 28 جمادی الثانی 1441ھ موافق: 23 فروری 2020ء

باجماعت نماز کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کیلئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کیلئے لوگوں کا امام مقرر کردوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگادوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے۔“ (بخاری)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ یہ کہہ کر انھوں نے نماز گھر پر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی لیکن جب وہ واپس ہونے لگے تو انہیں پھر بلایا اور پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر مسجد میں آکر ہی نماز پڑھا کرو (مسلم)۔

غور فرمایئے کہ جب اس شخص کو جو نابینا ہے، مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں اور گھر بھی مسجد سے دور ہے، نیز گھر سے مسجد تک کا راستہ بھی ہموار نہیں (جیسا کہ دوسری احادیث میں مذکور ہے)، نبی اکرم ﷺ نے گھر میں فرض نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینا اور تندرست کو بغیر شرعی عذر کے کیونکر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور

جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسہ سے بھر دیئے جائیں، یہ بہتر ہے (مسند احمد)۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے؟)۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شخص جہنمی ہے (گو مسلمان ہونے کی وجہ سے سزا بھگت کر جہنم سے نکل جائے) (ترمذی)۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو پانچوں فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین، ثم آمین۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا نمازِ فجر قضاء ہونے پر تمام عمر رونا:

خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایران کا ایک صوبہ خوزستان کے شہر تُستُر کا گورنر ہُرمُزان نے تقریبًا تین مرتبہ عہد توڑ دیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار (30000) لشکر جرار اُن کے مقابلے کے لئے روانہ فرمادیا، ہُرمزان بھی ایک تجربہ کار اور بہادر آدمی تھا اور اُن کے ساتھ ایک لاکھ پچاس (150000) ہزار لشکر تھا، اور ایک عظیم الشان قلعہ میں محفوظ ہوگئے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قلعہ محاصرہ کیا، قلعہ کے دیوار انتہائی اُونچے تھے، جس کو پلانگ نہیں کیا جاسکتا، اور کفار اندر سے مسلمانوں پر تیر برساتے تھے۔ تو اسی وجہ سے اس محاصرے نے طول پکڑ کر تقریبًا اٹھارہ (18) مہینے تک رہا، بلآخر مجاہدین حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے خدمت میں حاضر ہوکر فتح یابی کے لئے دعا کی درخواست کیا، (کیونکہ وہ مستجاب الدعوات تھے، تفصیل کے لئے دیکھے بندہ کی رسالہ: دس عظیم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اُنکے فدایانہ کارروائیاں) تو آپ نے فتح اور اپنے شہادت کے لئے دعا کی، تو اُس کی برکت سے صبح کے وقت اٹھارہ (18) مہینے بعد قلعہ فتح ہوا، آپ خود سوچیں کہ اتنے طویل محاصرے کے بعد کہ اسلام کے تاریخ میں اتنا طویل محاصرہ کبھی نہیں ہوا ہے، فتح کتنی خوشحالی کی بات ہوگی، اور مسلمان کتنے خوش ہونگے! لیکن فتح کے دوران سخت جنگ کی وجہ سے مسلمانوں سے نمازِ فجر قضاء ہوگئی، تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب بھی فتح تُستُر کو یاد کرتے تو روتے تھے، لوگ پوچھتے تھے کہ یہ دن تو

خوشی کا دن تھا اور آپ روتے ہیں تو آپ فرماتے تھے، کہ اُس دن ہم سے نمازِ فجر قضاء ہوگئی تھی اور پھر فرماتے تھے:

فَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ حُمْرَ النَّعَمِ.

ترجمہ: کہ مجھے نمازِ فجر کے بدلے میں سُرخ اُونٹ بھی پسند نہیں۔ (جو کہ عرب میں بہت قیمتی سمجھے جاتے تھے)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

" شهدت فتح تستر مع الأشعري، قال: فلم أصلّ صلاة الصبح حتى انتصف النهار وما سرني بتلك الصلاة الدنيا جميعًا".

ترجمہ: کہ میں فتح تُستُر میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر ہوا تھا تو میں نے (جنگ کی وجہ سے) نمازِ فجر نہ پڑھی حتی کہ زوال ہوئی، اور مجھ کو یہ بات خوش نہیں کرسکتا کہ اُس (نمازِ فجر) کے بدلے میں مجھے ساری دنیا ملے۔

اللہ! اللہ! کیا قدر و قیمت تھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں میں! بس آپ خود سوچ وفکر کرکے اپنے حال کا جائزہ لے لیں۔

نمازِ فجر جماعت سے ادا کرنے والوں کے لئے انعامات اور فوائد:

(1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی:

(2) نماز کی انتظار پر نماز پڑھنے کا ثواب:

(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کا حصول:

(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار:

(5) ستائیس درجات بلکہ اس سے زیادہ کا حصول:

(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر وثواب کا حصول:

(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کا حاصل ہونا:

(8) فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا فخر اور تعجب کا حصول:

(9) قیامت کے دن نور کا حصول:

(10) دنیا اور مافیھا سے بہتر چیز کا حصول:

(11) تہجد کی ثواب کا حصول:

(12) فرشتوں کا جمع ہو کر نماز فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعا کرنا:

(13) نماز فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر:

(14) وفد الرحمن اور جماعت ابرار میں داخلہ:

(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونا:

(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے کا موقع:

(17) ایک عظیم الشان برکت کا حصول:

(18) دخولِ جنت کا وعدہ:

(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کا حصول:

(20) نماز فجر پڑھنے والا ایمان کا علمبردار ہے:

نمازِ فجر نہ پڑھنے والوں کے لئے نقصانات:

(1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی سے محرومی:

(2) نماز کی انتظار پر نماز پڑھنے کی ثواب سے محرومی:

(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کے حصول سے محرومی:

(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار سے محرومی:

(5) ستائیس درجات بلکہ اس سے زیادہ کے حصول سے محرومی:

(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر وثواب سے محرومی:

(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کے حصول سے محرومی:

(8) فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا فخر اور تعجب کے حصول سے محرومی:

(9) قیامت کے دن نور کے حصول سے محرومی:

(10) دنیا اور مافیہا سے بہتر چیز حاصل کرنے سے محرومی:

(11) تہجد کی ثواب محرومی:

(12) فرشتوں کا جمع ہو کر نماز فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعا سے محرومی:

(13) نماز فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر سے محرومی:

(14) وفد الرحمٰن اور جماعت ابرار میں داخلے سے محرومی:

(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونے سے محرومی:

(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے سے محرومی:

(17) ایک عظیم الشان برکت سے محرومی:

(18) دخولِ جنت کے وعدہ سے محرومی:

(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کے حصول سے محرومی:

(20) سُستی اور خباثتِ نفس میں مبتلا ہونا:

(21) شیطان کا کانوں میں پیشاب کرنا:

(22) منافقین کے صفت میں شریک ہونا:

(23) مشکوک النفاق لوگوں میں داخل ہونا:

(24) عذابِ قبر میں مبتلا ہونا:

(25) شیطان کا علمبردار ہونا:

نمازِ فجر جماعت سے ادا کرنے والوں کو انعامات اور فوائد:

(1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ اَورَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْرَاحَ۔"

(صحيح البخاری ،بابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى المَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص صبح کے وقت یا شام کے وقت مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ضیافت تیار کرتا ہے جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت (مسجد) جاتا ہے''۔

فائدہ: اللہ اکبر!! انتہائی سوچ اور فکر کا مقام ہے کہ اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے کسی ملک میں یہ اعلان لگا ہے کہ جو شخص بھی صبح سویرے اندھیرے میں یا شام کے وقت فلاں جگہ آئے گا، تو اس کو بادشاہ وقت کی طرف سے مہمانوازی ہوگی، تو کیا ہم سب اس مہمانوازی کے حصول لے لئے انتہک کوشش نہیں کریں گے؟ کیوں نہیں! تو جب اس ذلیل دنیا کے بادشاہ اور وزیر اعظم کے مہمان نوازی کے لئے ہم ترستے ہیں اور اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، تو رب الارباب اور

تمام کائنات کے خالق و مالک کی مہمانوازی اور وہ بھی جنت میں، اگر اس کو حاصل کرنے کے لئے ہم معمولی سا تکلیف برداشت نہیں کریں گے تو کیا ہم جیسے بدقسمت اور کوئی ہوں گے؟ اس لئے میرے پیاروں اُٹھو اور ہمت و کوشش کر کے اس عظیم الشان نعمتِ خداوندی کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرو یہ خوابِ غفلت کی زندگی جلد از جلد ختم ہونے والی ہے اور وہ نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں۔۔۔

(2) نماز کے انتظار پر نماز پڑھنے کا ثواب:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، لاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا دَامَتِ الصَّلاَةُ تَحْبِسُهُ لاَ يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْقَلِبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلاَةُ"

(بخاری جلد 1 صفحہ 132 الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ تم میں سے اس نمازی کے لیے اس وقت تک یوں دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک (نماز پڑھنے کے بعد) وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے "اَللّٰھُمَّ اغفِر لَہٗ، اَللّٰھُمّ ارحَمہُ" کہ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ شخص جو صرف نماز کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ گھر جانے سے نماز کے علاوہ اور کوئی چیز

اس کے لیے مانع نہیں، تو اس کا (یہ سارا وقت) نماز ہی میں شمار ہو گا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم اور مہربانی ہے کہ نماز کے انتظار پر بھی نماز ہی کا ثواب دیتا ہے، اور یہ فضیلت اس شخص کو مل سکتا ہے جو نماز باجماعت کے لئے مسجد جائے، اور جو بدقسمت بستر پر پڑا رہے اس کو کیا ملے گا ؟ تو کیا ہم دنیا کی خاطر اُور ٹائم نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو آخرت کی خاطر کیوں پانچ دس منٹ پہلے نہ جائیں!!

(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کا حصول:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "صَلاَةُ الرَّجُلِ فِي الجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى المَسْجِدِ، لاَ يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلاَةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"

(بخاری جلد 1 صفحہ 131 الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اس کا نکلنا نماز کے علاوہ نہ ہو، تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے (نماز کی جگہ) پر بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیہِ، اَللّٰھُمَّ ارحمہُ" اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں مشغول ہو۔

فائدہ: اللہ اللہ!! کیا رحم و کرم ہے اللہ تعالیٰ کا کہ اپنے بندوں کے لئے بہانے تلاش کر رہے ہیں، لیکن دوسری طرف بندوں کے بے اعتنائی کو دیکھ کر دل خون کے آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتا ہے، حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نیکیوں کے حصول کے اتنے حریص تھے اور گناہ مٹانے اور درجات بڑھنے کے لئے اتنا کوشش کرتے تھے کہ مسجد کی طرف آتے وقت چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے تھے اور دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ کم چھوڑتے تھے تاکہ قدم زیادہ ہو جائیں اور زیادہ نیکیاں حاصل ہو جائے، اور زیادہ درجات بلند ہو۔۔۔

(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "-----فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ المَلاَئِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلاَ يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلاَةَ"

(بخاری جلد 1 صفحہ 131 الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔۔۔۔اور جب کوئی نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیہِ، اَللّٰھُمَّ ارحَمہُ" اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم کر اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں مشغول ہو۔

فائدہ: فرشتے ایک معصوم اور پاک مخلوق ہیں جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ذکر و عبادت میں مصروف ہوتے ہیں، تو جب فرشتے دعا کریں گے تو کیا وہ قبول نہیں ہوں گے؟ کیوں نہیں!

(5) ستائیس درجات کا حصول:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: "صَلَاةُ الجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً"

(صحيح البخارى جلد 1 صفحه 131 الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''باجماعت نماز منفرد (اکیلے) کی نماز سے ستائیس (27) درجے زیادہ افضل ہے''۔

فائدہ: ہم سب کو اپنے گریبانوں میں خوب سوچنا پڑے گا کہ کیا ہم اپنے دنیاوی معاملات میں زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتے؟ کیوں نہیں!! ایک مزدور اور معمار سے لے کر بڑے سے بڑے تاجر تک اور ایک کلاس فور اور کلرک سے لیکر بڑے سے بڑے گریڈ تک ہر شخص ترقی حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے، تو میرے بھائی پھر کیوں ہم ستائیس درجات کے بجائے ایک درجہ پر گزارہ کرنے لگتے ہیں؟ ہمیں جس طرح دنیاوی معاملات میں شب و روز ترقی کا فکر ہوتا ہے، اس طرح آخرت کے کاموں میں بھی ترقی کے لئے ہمت کر کے کوشش کرنا چاہئے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں میں وہ فوائد نقل کردوں جو حضرت اقدس شیخ زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کے تحت فضائل اعمال میں لکھے ہیں، کہ بعض میں پچیس درجات کا ذکر ہے اور بعض میں ستائیس کا، ان شاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ حضرت فرماتے ہیں:

پہلی حدیث میں ستائیس درجہ کی زیادتی بتلائی گئی تھی اور اس حدیث میں پچیس درجہ کی ان دونوں حدیثوں میں جو اختلاف ہوا ہے علماء نے اس کے بہت سے جوابات تحریر فرمائے ہیں جو شروح حدیث میں مذکور ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ نمازیوں کے حال کے اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ بعضوں کو پچیس درجہ کی زیادتی ہوتی ہے اور بعضوں کو اخلاص کی وجہ سے ستائیس گناہ زیادتی ہوجاتی ہے بعض علماء نے نماز کے اختلاف پر محمول فرمایا ہے کہ سری نمازوں میں پچیس ہے اور جہری میں ستائیس ہے بعض نے ستائیس عشاء اور صبح کیلئے بتایا ہے کہ ان دونوں نمازوں میں جانا مشکل معلوم ہوتا ہے اور پچیس باقی نمازوں میں بعض شراح نے لکھا ہے کہ اس امت پر اللہ تعالی کی طرف سے انعامات کی بارش پڑھتی ہی چلی گئی جیسا کہ اور بھی بہت سے جگہ اس کا ظہور ہے اس لئے اول پچیس درجہ تھا بعد میں ستائیس ہوگیا بعض شراح نے ایک عجیب بات سمجھی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا ثواب پہلی حدیث سے بہت زیادہ ہیں اس لئے کہ اس حدیث میں یہ ارشاد نہیں کہ وہ پچیس درجہ کی زیادتی ہے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ پچیس درجہ المضاعت ہوتی ہے جس کا ترجمہ دو چند اور دوگنا ہوگا ہے یعنی یہ کہ پچیس مرتبہ تک دوگنا اجر ہوتا چلا جاتا ہے اس صورت میں جماعت کی ایک نماز کا ثواب تین کروڑ پینتیس لاکھ چون ہزار چار سو بتیس (۳۳۵۵۴۴۳۲) درجہ ہوا حق تعالیٰ شانہٗ

کی رحمت سے یہ ثواب کچھ بعید نہیں اور جب نماز کے چھوڑنے کا
گناہ ایک حقبہ ہے جو پہلے باب میں گذرا تو اسکے پڑھنے کا ثواب یہ
ہونا قرین قیاس بھی ہے اس کے بعد حضور ﷺ نے اس طرف
اشارہ فرمایا کہ یہ تو خود ہی غور کر لینے کی چیز ہے کہ جماعت کی نماز
میں کس قدر اجر وثواب اور کس کس طرح حسنات کا اضافہ ہوتا چلا
جاتا ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے محض نماز کی نیت سے مسجد میں
جائے تو اسکے ہر ہر قدم پر ایک نیکی کا اضافہ اور ایک خطا کی معافی
ہوتی چلی جاتی ہے بنو سلمہ مدینہ طیبہ میں ایک قبیلہ تھا انکے مکانات
مسجد سے دور تھے انہوں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں
منتقل ہو جائیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا وہیں رہو تمہارے مسجد
تک آنے کا ہر ہر قدم لکھا جاتا ہے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو
شخص گھر سے وضو کر کے نماز کو جائے وہ ایسا ہے جیسا کہ گھر سے
احرام باندھ کر حج کو جائے، اس کے بعد حضور ﷺ ایک اور فضیلت
کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ جب نماز پڑھ چکا تو اس کے بعد
جب تک مصلے پر رہے فرشتے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے
ہیں فرشتے اللہ کے مقبول اور معصوم بندے ہیں ان کی دعا کی برکات
خود ظاہر ہیں محمد بن سماعہ رحمہ اللہ ایک بزرگ عالم ہیں جو امام ابو یوسف
رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں ایک سو تین برس کی عمر میں
انتقال ہوا اس وقت دو سو رکعات نفل روزانہ پڑھتے تھے کہتے ہیں

کہ مسلسل چالیس برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ تکبیر اُولیٰ فوت
نہیں ہوئی صرف ایک مرتبہ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا ہے
اس کی مشغولی کی وجہ سے تکبیر اُولیٰ فوت ہوگئی تھی یہ بھی کہتے ہیں کہ
ایک مرتبہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی تھی تو میں نے اس وجہ
سے کہ جماعت کی نماز ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے اس نماز کو پچیس
دفعہ پڑھا تا کہ وہ عدد پورا ہو جائے تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص
کہتا ہے کہ محمد پچیس دفعہ نماز تو پڑھ لی مگر ملائکہ کی آمین کا کیا ہوگا
؟ ملائکہ کی آمین کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے احادیث میں یہ ارشاد
نبوی آیا ہے کہ جب امام سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہتا ہے تو ملائکہ بھی
آمین کہتے ہیں جس شخص کی آمین ملائکہ کی آمین کیساتھ ہو جاتی ہے
اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں تو خواب میں اس
حدیث کی طرف اشارہ ہے مولانا عبدالحی صاحب رحمہ اللہ فرماتے
ہیں کہ اس قصے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جماعت کا ثواب مجموعی
طور سے جو حاصل ہوتا ہے وہ اکیلے میں حاصل ہو ہی نہیں سکتا چاہے
ایک ہزار مرتبہ اس نماز کو پڑھ لے اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایک آمین
کی موافقت ہی صرف نہیں بلکہ مجمع کی شرکت نماز سے فراغت کے
بعد ملائکہ کی دعا جسکا اس حدیث میں ذکر ہے ان کے علاوہ اور بہت
سے خصوصیات ہیں جو جماعت ہی میں پائی جاتی ہیں ایک ضروری
امر یہ بھی قابل لحاظ ہے علماء نے لکھا ہے کہ فرشتوں کی اس دعا کا

مستحق جب ہی ہوگا جب نماز نماز بھی ہو اور اگر ایسے ہی پڑھی کہ پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر منہ پر ماردی گئی تو پھر فرشتوں کی دعا کا مستحق نہیں ہوتا۔

(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر وثواب کا حصول:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاَسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لاَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي العَتَمَةِ وَالصُّبْحِ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» (صحيح البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو اذان کہنے اور (نماز) میں پہلی صف میں کھڑے ہونے کا ثواب معلوم ہوجائے اور بے قرعہ اندازی انہیں یہ حاصل نہ ہوسکے تو ضرور قرعہ ہی ڈالیں (یعنی اگر لوگ اذان دینے اور پہلی صف میں کھڑے ہونے کے لئے آپس میں نزاع (جھگڑا) کریں اور قرعہ ڈال کر دیکھیں کہ کس کا نام نکلتا ہے تو یہ مناسب ہے) اور اگر ظہر کی نماز کے لئے جلدی آنے کا ثواب جان لیں تو اس نماز کے

لئے دوڑتے ہوئے آئیں گے، اور اگر عشاء و نماز فجر کی فضیلت معلوم ہوجائے (تو قوت نہ ہونے کی حالت میں بھی ان نمازوں کے لئے) سُرین کے بل چل کر آئیں۔ (یا گھٹنوں کے بل)

فائدہ: حدیث مبارک کا مطلب یہ ہے کہ فجر اور عشاء اتنی فضیلت والی نماز ہے کہ اگر لوگوں کو وہ فضیلت معلوم ہوجائے تو اس کو حاصل کرنے کے لئے لوگ گھٹنوں کے بل آئیں گے، حالانکہ ہم کتنی معمولی باتوں کی وجہ سے اس عظیم الشان فضیلت سے محروم ہوجاتے ہیں۔

(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کا حاصل ہونا:

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: "إِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ عِنْدَ اللهِ، صَلَاةُ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي جَمَاعَةٍ"

(فضائل الأوقات للبيهقي جلد 1 صفحه 512 الناشر: مكتبة المنارة - مكة المكرمة)

ترجمہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے افضل نماز، جمعہ کے دن فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہے

اور مسند بزار میں عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

وَمَا أَحْسَبُ شَهِدَهَا مِنْكُمْ إِلَّا مَغْفُورًا لَهُ"

(جلد 4 صفحہ 106 الناشر: مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة)

ترجمہ: یعنی جو شخص بھی بروز جمعہ نماز فجر ادا کرے گا تو اس کی مغفرت کی جائی گی۔

(8) اللہ تعالی کے رضامندی اور خوشنودی کا حصول:

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ: رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ، مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا: أَيَا مَلَائِكَتِي، انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ، وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِي مَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي.. الخ"

(مسند الإمام أحمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 61 الناشر: مؤسسة الرسال

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب دو شخصوں سے بہت خوش ہوتا ہے، ایک وہ شخص جو اپنے بستر، اپنے لحاف، اپنے پیاروں، اپنے گھر والوں کے درمیان سے کود کر نماز کے لئے کھڑا ہو، رب تبارک وتعالیٰ فرماتا

ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو کہ اپنے بستر اور لحاف (وہ چادر جو سونے کے وقت اُوپر سے اڑھتے ہیں) سے اپنے پیاروں اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لئے اٹھ کھڑا ہوا، میری ثواب کی رغبت کرتے اور میرے عذاب کا خوف کرتے ۔۔۔الخ

(9) قیامت کے دن نور کا حصول:

قیامت کے دِن اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا، اس لئے کے سورج اور ستارے سب کے سب بے نور اور بے روشنی ہو جائیں گے، کفار اور فساق اندھیروں میں پھنس جائیں گے، صرف مؤمنین ایمان کی روشنی میں چلتے رہیں گے، اور ہر انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق اُن کو نور عطا کیا جائے گا، جتنا ایمان مضبوط اور اعمال میں اخلاص اور کثرت ہوگا اُتنا ہی اُن کا نور زیادہ ہوگا، اور چلنے پھرنے میں تکلیف نہیں ہوگا۔ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ(1) وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ(2)

(التكوير)

ترجمہ: جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔[1] اور جب ستارے بے نور ہو جائیں گے۔[2]

اور سورۃ الحدید میں ہے:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (12) يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ (13)

ترجمہ: اُس دن جب تم مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور اُن کے سامنے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا (اور اُن سے کہا جائے گا) آج تمہیں خوشخبری ہے ایسے باغات کی جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جن میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔ یہی ہے جو بڑی زبردست کامیابی ہے (12) اُس دن جب منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ: ہمارا انتظار کرلو کہ تمہارے نور سے ہم کچھ روشنی حاصل کرلیں،، اُن سے کہا جائے گا کہ: تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ، پھر نور تلاش کرو،، پھر اُن کے درمیان ایک دیوار حائل کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی، اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔ (13)۔ (بیان القرآن)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں بعض کا نور پہاڑوں کے برابر ہوگا اور بعض کا کھجوروں کے درختوں کے برابر اور بعض کا کھڑے انسان کے قد کے برابر سب سے کم نور جس گنہگار

مومن کا ہوگا اس کے پیر کے انگوٹھے پر نور ہوگا جو کبھی روشن ہوتا ہوگا اور کبھی بجھ جاتا ہوگا۔ [تفسير ابن جرير الطبرى:11/672]

امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "بعض مومن ایسے بھی ہوں گے جن کا نور اس قدر ہوگا کہ جس قدر مدینہ سے عدن دور ہے اور ایلین دور ہے اور صنعاء دور ہے۔ بعض اس سے کم بعض اس سے کم یہاں تک کہ بعض وہ بھی ہوں گے جن کے نور سے صرف ان کے دونوں قدموں کے پاس ہی اجالا ہوگا"۔ [تفسير ابن جرير الطبرى:11/676]

جنادہ بن ابوامیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "لوگو! تمہارے نام مع ولدیت کے اور خاص نشانیوں کے اللہ کے ہاں لکھے ہوئے ہیں اسی طرح تمہارا ہر ظاہر باطن عمل بھی وہاں لکھا ہوا ہے قیامت کے دن نام لے کر پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ اے فلاں یہ تیرا نور ہے اور اے فلاں تیرے لیے کوئی نور ہمارے ہاں نہیں۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت فرمائی۔"

امام ضحاک رحمہ اللہ فرماتے ہیں اول اول تو ہر شخص کو نور عطا ہوگا لیکن جب پل صراط پر جائیں گے تو منافقوں کا نور بجھ جائے گا اسے دیکھ کر مؤمن بھی ڈرنے لگیں گے کہ ایسا نہ ہو ہمارا نور بھی بجھ جائے تو اللہ سے دعائیں کریں گے کہ یا اللہ ہمارا نور ہمارے لیے پورا پورا کر۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب کامل اندھیرا چھایا ہوا ہوگا کہ کوئی انسان اپنا ہاتھ بھی نہ دیکھ سکے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک نور ظاہر کرے گا مسلمان اس طرف جانے لگیں گے تو منافق بھی پیچھے لگ جائیں گے۔ جب مومن زیادہ آگے نکل جائیں گے تو یہ انہیں ٹھہرانے کے لیے آواز دیں گے اور یاد دلائیں گے کہ دنیا میں ہم سب ساتھ ہی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کی پردہ پوشی کے لیے ان کے ناموں سے پکارا جائے گا لیکن پل صراط پر تمیز ہو جائے گی، مومنوں کو نور ملے گا اور منافقوں کو بھی ملے گا لیکن جب درمیان میں پہنچ جائیں گے منافقوں کا نور بجھ جائے گا یہ مومنوں کو آواز دیں گے لیکن اس وقت خود مومن خوف زدہ ہو رہے ہوں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ ہر ایک آپا دھاپی میں ہوگا۔ (یعنی ہر ایک کو اپنے آپ کا فکر ہوگا)

اور یہ نور مؤمنوں کو کہاں سے ملے گا:

۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(رواه ابن ما جتوابن خزيمة فى صيحه والحاكم واللفظ له و قال صحيح على شرط الشيخين)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن کے پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دے۔

فائدہ: یعنی آج دنیا میں اندھیری رات میں مسجد میں جانے کی قدر اس وقت معلوم ہوگی جب قیامت کا ہولناک منظر سامنے ہوگا اور ہر شخص مصیبت میں گرفتار ہوگا آج کے اندھیروں کی مشقت کا بدلہ اور اس کی قدر اس وقت ہوگی جب ایک چمکتا ہوا نور اور آفتاب سے کہیں زیادہ روشنی ان کے ساتھ ساتھ ہوگی ایک حدیث میں ہے کہ وہ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور بے فکر ہوں گے اور لوگ گھبراہٹ میں ہونگے ایک حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے کہ میرے پڑوسی کہاں ہیں فرشتے عرض کریں گے کہ آپ کے پڑوسی کون ہیں؟ ارشاد ہوگا کہ مسجدوں کو آباد کرنے والے ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب میں زیادہ ناپسند بازار ہیں ایک حدیث میں ہے کہ مسجدیں جنت کے باغ ہیں ایک صحیح حدیث میں وارد ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس شخص کو دیکھو کہ مسجد کا عادی ہے تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو اس کے بعد اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ایک حدیث میں وارد ہے کہ مشقت کے وقت وضو کرنا اور مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا گناہوں کو دھو دیتا ہے ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص جتنا مسجد سے دور ہوگا اتنا ہی زیادہ ثواب ہوگا اس کی وجہ یہی ہے کہ ہر ہر قدم پر اجر و ثواب ہے اور جتنی دور مسجد ہوگی اتنے ہی قدم

زیادہ ہوں گے اسی وجہ سے بعض صحابہ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے تھے ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا ثواب معلوم ہو جائے تو لڑائیوں سے ان کو حاصل کیا جائے ایک اذان کہنا دوسری جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا تیسری پہلی صف میں نماز پڑھنا ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب ہر شخص پریشان حال ہوگا اور آفتاب نہایت تیزی پر ہوگا سات آدمی ایسے ہوں گے جو اللہ کی رحمت کے سایہ میں ہوں گے ان میں ایک شخص وہ بھی ہوگا جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے کہ جب کسی ضرورت سے باہر آئے تو پھر مسجد ہی میں واپس جانے کی خواہش ہو ایک حدیث میں وارد ہے جو شخص مسجد سے الفت رکھتا ہے اللہ جل شانہ اس سے الفت فرماتے ہیں۔

شریعت مطہرہ کے ہر حکم میں خیر و برکت اجر و ثواب تو بے پایاں ہے ہی اس کے ساتھ بہت سی مصلحتیں بھی ان احکام میں جو ملحوظ ہوتی ہیں ان کی حقیقت تک پہنچنا تو مشکل ہے کہ اللہ جل شانہ کے علو اور ان کے مصالح تک کس کی رسائی ہے مگر اپنی اپنی استعداد اور حوصلہ کے موافق جہاں تک اپنی سمجھ کام دیتی ہے ان کی مصالح بھی سمجھ میں آتی ہیں اور جتنی استعداد ہوتی ہے اتنی ہی خوبیاں ان احکام کی معلوم ہوتی رہتی ہیں علماء نے جماعت کی مصالح بھی اپنی اپنی سمجھ کے موافق تحریر فرمائی ہیں ہمارے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک تقریر اس کے متعلق ارشاد فرمائی ہے جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ:

رسم و رواج کے مہلکات سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ نافع کوئی چیز نہیں کہ عبادات میں سے کسی عبادت کو ایسی عام رسم اور عام رواج بنا لیا جائے جو علی

الاعلان ادا کی جائے اور ہر شخص کے سامنے خواہ سمجھدار ہو یا ناسمجھ وہ ادا کی جا سکے اس کے ادا کرنے میں شہری اور غیر شہری برابر ہوں مسابقت اور تفاخر اسی پر کیا جائے اور ایسی عام ہو جائے کہ ضروریات زندگی میں اس طرح داخل ہو جائے کہ اس اس علٰحدگی ناممکن اور دشوار بن جائے تاکہ وہ اللہ کی عبادت کے لئے مؤید ہو جائے اور وہ رسم و رواج جو موجب مضرت و نقصان تھا راہِ حق کی طرف کھینچنے والا بن جائے اور چونکہ عبادات میں کوئی عبادت بھی نماز سے زیادہ مہتم بالشان اور دلیل و حجت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی نہیں اس لئے ضروری ہوا کہ آپس میں اس کے رواج کو خوب شائع کیا جائے اور اس کے لئے خاص طور سے اجتماع کیا جائے اور آپس میں اتفاق سے اس کو ادا کیا جائے نیز ہر مذہب اور دین میں کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو مقتدا ہوتے ہیں کہ ان کا اتباع کیا جاتا ہے اور کچھ لوگ دوسرے درجہ میں ایسے ہوتے ہیں جو کسی معمولی سی ترغیب و تنبیہ کے محتاج ہوتے ہیں اور کچھ لوگ تیسرے درجہ میں بہت ناکارہ اوضعیف الاعتقاد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اگر مجمع میں عبادت کا مکلف نہ کیا جائے تو وہ سستی اور کاہلی کی وجہ سے عبادت بھی چھوڑ دیتے ہیں اس وجہ سے مصلحت کا مقتضا یہی ہے کہ سب سب لوگ اجتماعی طور پر عبادات کو ادا کریں تاکہ جو لوگ عبادت کو چھوڑنے والے ہیں وہ عبادت کرنے والوں سے ممتاز ہو جائیں اور رغبت کرنیوالوں اور بے رغبتی کرنے والوں میں کھلا امتیاز ہو جائے اور ناواقف لوگ علماء کے اتباع سے واقف بن جائیں اور جاہل لوگوں کو عبادت کا طریقہ معلوم ہو جائے اور اللہ کی عبادت ان لوگوں میں اس پگھلی ہوئی چاندی کی طرح سے ہو جائے جو کسی ماہر کے سامنے رکھی جائے جس سے جائز ناجائز اور کھرے کھوٹے میں کھلا فرق ہو جائے

جائز کی تقویت کی جائے اور ناجائز کو روکا جائے۔

اسکے علاوہ مسلمانوں کے ایسے اجتماع میں جس میں اللہ کی طرف رغبت کرنے والے اسکی رحمت کے طلب کرنے والے اس ڈرنے والے موجود ہوں اور سب کے سب اللہ ہی کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوں برکتوں کے نازل ہونے اور رحمت کے متوجہ ہونیکی عجیب خاصیت رکھی ہے۔ نیز امت محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ کا بول بالا ہو اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ ہو اور یہ ممکن نہیں جب تک یہ طریقہ رائج نہ ہو سب کے سب عوام خواص شہر کے رہنے والے اور گاؤں کے رہنے والے چھوٹے بڑے ایک جگہ جمع ہو کر اس چیز کو جو اسلام کا سب سے بڑا شعار ہے اور سب سے بالاتر عبادت ہے ادا نہ کی جائے، ان وجوہ سے شریعت جمعہ اور جماعت کے اہتمام کی طرف متوجہ ہوئی انکے اظہار و اعلان کی ترغیبیں اور چھوڑنے پر عیدیں نازل ہوئیں اور چونکہ اظہار و اجتماع صرف ایک محلہ اور قبیلہ کا ہے اور ایک تمام شہر اور محلہ کا اجتماع ہر وقت سہل ہے اور تمام شہر کا ہر وقت مشکل ہے کہ اس میں تنگی ہے اسلئے محلہ کا اجتماع ہر نماز کے وقت قرار دیا اور جماعت کی نماز اس کیلئے مشروع ہوئی اور تمام شہر کا اجتماع آٹھویں دن قرار دیا اور جمعہ کی نماز اس کیلئے تجویز ہوئی۔ (فضائل اعمال)

(10) دنیا اور مافیہا سے بہتر چیز کا حصول:

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

(صحيح مسلم جلد 1 صفحه 501، الناشر: دار إحياء التراث

العربي - بيروت)

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔'' (مسلم، ترمذی)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو رکعتیں پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: "لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الفَجْرِ"

(بخاری جلد 2 صفحه 57 الناشر: دار طوق النجاة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

عَن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم "لا تدعوا ركعتي الفجر وإن طردتكم الخيل"

(عند أبي داود وأحمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روندیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد فرماتے ہیں کہ ''فجر کی دونوں رکعتوں کو لازم کرلو کہ ان میں بڑی فضیلت ہے۔(طبرانی)

(11) تہجد کی ثواب کا حصول:

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ"

(مسلم جلد 1 صفحہ 54 الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے پوری رات تہجد پڑھی۔

فائدہ: اللہ اللہ!! کیا کرم نوازی ہے رحیم وکریم رب کی طرف سے، کہ تہجد جیسی عظیم عبادت کا اجر وثواب اور وہ بھی ساری رات کا صرف ان دو نمازوں کو باجماعت ادا کرنے پر دیتا ہے۔ اگر ہم اتنا عظیم اجر وثواب کو اتنے آسانی سے بھی حاصل کرنے میں ناکام ہوں گے تو کیا ہم انتہائی بدبخت نہیں ہوں گے؟؟

(12) فرشتوں کا جمع ہو کر نمازِ فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعا کرنا:

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا (78) (اسراء)

ترجمہ: نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کا قرآن (پڑھ)۔ بے شک فجر کا قرآن ہمیشہ سے حاضر ہونے کا وقت رہا ہے۔[78]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "تَفْضُلُ صَلَاةُ الجَمِيعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {إِنَّ قُرْآنَ الفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا} [الإسراء: 78]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے پچیس درجے افضل ہے۔ اور فجر کی نماز میں دن اور رات کے فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں''، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ پڑھو ﴿إن قرآن الفجر كان مشهودا﴾

[الإسراء: 78]. (بے شک فجر کا قرآن (پڑھنا، فرشتوں کے) حاضر ہونے کا باعث ہے)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاَةِ الفَجْرِ وَصَلاَةِ العَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ"

(بخاری جلد 1 صفحہ 115 الناشر: دار طوق النجاة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور فجر اور عصر کی نمازوں میں (ڈیوٹی پر آنے والوں اور رخصت پانے والوں کا) اجتماع ہوتا ہے۔ پھر تمہارے پاس رہنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہت زیادہ اپنے بندوں کے متعلق جانتا ہے، کہ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے جب انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے۔

فائدہ: سبحان اللہ! فرشتے جیسے معصوم مخلوق اللہ تعالیٰ کے ہاں گواہی دیتے

ہیں کہ ہم نے فلاں کو حالتِ نماز میں پایا اور اسی حالت میں اُسے چھوڑ کے آئیں ہیں۔

(13) نمازِ فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر:

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلاَةِ الفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رِجْلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي حِرْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ، وَحُرِسَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ اليَوْمِ إِلاَّ الشِّرْكَ بِاللَّهِ"۔

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ. (ترمذی جلد 45 صفحہ 392 الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر پڑھنے کے بعد سیدھا بیٹھ کر بغیر کوئی کلام کئے ہوئے دس مرتبہ یہ پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ۔ تو ہر بار پڑھنے کے عوض اس کے لئے دس

نیکیاں لکھی جائیں گی ، اور دس گناہ مٹائے جائیں گے اور دس درجات بلند کئے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لئے اس دن ہر تکلیف دہ چیز سے نیز شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنیں گے اور اس دن شرک کے علاوہ اسے کوئی اور گناہ معاف کئے بغیر نہیں مل سکتا (یعنی شرک کے علاوہ اور گناہ اس ذکر کی برکت سے معاف کی جاتی ہیں)۔

اور بعض روایات میں ہے:

اور ہر بار پڑھنے سے اُسے خاندان اسماعیل سے ایسا غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا جس کی قیمت بارہ ہزار درہم ہو۔

اور بعض روایات میں مغرب کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی یہ ثواب ملنے کا ذکر ہے، اگرچہ بعض علماء کے تحقیق کے مطابق جب بھی پڑھے گا اجر ملے گا، کسی متعین نماز کا ذکر اُن کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔

(14) وفد الرحمٰن اور جماعت اَبرار میں داخلہ:

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ تَوَضَّأَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْفَجْرَ كُتِبَتْ صَلَاتُهُ يَوْمَئِذٍ فِي صَلَاةِ الْأَبْرَارِ، وَكُتِبَ فِي وَفْدِ الرَّحْمَنِ"

(المعجم الكبير جلد 8 صفحه 185 دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

ترجمہ: حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گھر میں وضوء کر کے مسجد میں آئے اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت سنت ادا کرے، پھر بیٹھ کر نماز فجر ادا کر لے تو اس شخص کا نماز ابرار کے نمازوں میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ شخص وفد الرحمٰن میں لکھا جاتا ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ!! اتنی معمولی سی عمل پر اللہ تعالیٰ کے جماعت میں داخل ہونا کتنا عظیم خوش قسمتی ہے!! اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدَبًا الْقَسْرِيَّ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ، ثُمَّ يَكُبَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ"

(مسلم جلد 1 صفحه 54 الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

حضرت انس بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب قسری رضی اللہ عنہ سے سُنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ (دنیا وآخرت میں) اللہ تعالیٰ

کے عہد وامان میں ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنے اس عہد میں کچھ مؤاخذہ کرے، کیونکہ جس سے اس نے عہد وامان میں مؤاخذہ کیا تو (اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ) اسے پکڑ کر دوزخ کی آگ میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔

فائدہ: یعنی جس شخص نے فجر کی نماز پڑھ لی وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کے عہد وامان میں آ گیا۔ پس مسلمانوں میں سے جس شخص نے اس نمازی سے بدسلوکی کی یا اس کا مال چھینا یا اس کو مارا یا اس کو ستایا یا اس کی غیبت کی اور اس کو سب و شتم کیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے عہد وامان میں خلل ڈالا، اللہ تعالیٰ کی حفاظت کو نقصان پہنچایا، اس لئے اللہ تعالیٰ یقیناً اس بدبخت کا مؤاخذہ کرے گا۔

ایک موقع پر حجاج بن یوسف نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک شخص کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ تو حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تم نے فجر کی نماز پڑھی ہے؟ تو اس شخص نے کہا کہ ہاں، تو حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو چھوڑ دیا اور قتل نہیں کیا۔ تو حجاج بن یوسف نے حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد صاحب (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے نماز فجر پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں داخل ہوا تو میں نے یہ بات پسند نہیں کیا کہ میں ایسے شخص کو قتل کر ڈالوں کہ وہ

اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں ہو۔ تو حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں نے سنا ہے۔ (المعجم الكبير جلد 12 صفحہ 312 دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة)

(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے کا موقع:

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ - رضى الله عنه - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ - صلى الله عليه وسلم -: "مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، تَامَّةٍ تَامَّةٍ، تَامَّةٍ"

(مشكاة المصابيح جلد 1 صفحہ 306 الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے پھر آفتاب نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: صرف دو رکعتوں پر مکمل حج اور عمرہ کا ثواب وہ شخص حاصل کرسکتا ہے جو نمازِ فجر کے لئے حاضر ہو جائے، افسوس صد افسوس!! کہ اِس عظیم نعمتِ

خداوندی سے آج بیشتر امتِ مسلمہ محروم ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(17) ایک عظیم الشان برکت کا حصول:

عَنْ صَخْرٍ الغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا" قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ لَهُ غِلْمَانٌ، فَكَانَ يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، قَالَ: فَكَثُرَ مَالُهُ حَتَّى كَانَ لَا يَدْرِي أَيْنَ يَضَعُهُ"۔

(سنن ترمذی جلد 2 صفحہ 508 الناشر: دار الغرب الإسلامي - بيروت و مسند احمد)

ترجمہ: حضرت صخر الغامدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے اللہ! میری امت کی صبح میں برکت نازل فرما۔'' نیز فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی لشکر روانہ فرماتے تو اسے صبح کے وقت روانہ فرماتے۔'' حضرت صخر رضی اللہ عنہ بذاتِ خود ایک تاجر تھے، اور اُن کے غلام تھے چنانچہ اپنے غلاموں کو ہمیشہ صبح صبح بھیجا کرتے۔ اس کی برکت سے اتنا مال کما لیا کہ انہیں سمجھ نہیں آتی تھی کہ کہاں خرچ کروں؟''

فائدہ: آج کل ایک ریڑی والے سے لیکر بڑے تاجر تک، اور ایک

عام مزدور سے لیکر بڑے بزنس مین تک سارے کے سارے یہی ایک [illegible] ترانا گاتے ہیں کہ برکت نہیں ہے، بہت کم دنوں میں سارے مہینے کا خرچ ختم ہوجاتا ہے، کوئی گاہک کی شکایت کرتا ہے، کوئی کس چیز کا کوئی کس کا، خلاصہ یہ کہ بڑے کاروبار والے بھی پریشان، تنخواہ دار بھی پریشان، دنیاوی کسب وکاروبار والوں میں سے بہت کم لوگ ہوں گے جو اپنے کسب وکاروبار سے مطمئن ہو، تو میرے نزدیک کئی وجوہات ہیں، لیکن سرفہرست انُ میں سے نماز فجر نہ پڑھنا اور اُس کی وجہ سے کاروبار وغیرہ دیر سے شروع کرنا ہے، آپ اب سے عزم کیجئے کہ میں نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھ کر صبح سویرے کاروبار شروع کروں گا، اور دھوکے اور فریب، جھوٹ اور جھوٹے قسموں سے پرہیز کروں گا اور ساتھ ساتھ روزانہ، ہفتہ وار یا ماہانہ فرض زکوۃ کے علاوہ کچھ نہ کچھ صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جو کہ بہت ہیں، بہتر مجاہدین اور مدارس کے طلبہ ہیں) کروں گا، پھر جلد از جلد ان شاء اللہ العزیز حالات ترقی کریں گے، اور برکتوں کی بارشیں ہونے لگیں گے۔

(18) دخولِ جنت کا وعدہ اور جہنم سے آزادی:

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ صَلَّى البَرْدَيْنِ دَخَلَ الجَنَّةَ"

(بخاری جلد 1 صفحہ 119 الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے دو ٹھنڈی نمازیں (عصر اور فجر) پڑھیں وہ جنت میں جائے گا۔"

اس طرح ایک دوسری روایت میں ہے:

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا» -يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ "۔

(مسلم جلد 1 صفحہ 440 الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت)

ترجمہ: حضرت ابوبکر بن عمارہ بن رؤیبہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہرگز جہنم میں نہیں جائے گا جو طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے نماز پڑھے یعنی فجر اور عصر کی نماز۔

فائدہ: اللہ اللہ!! جہنم جیسے خطرناک مصیبت سے چٹکارہ حاصل کرنا نماز فجر ہی سے ممکن ہے، اس لئے اس کے پڑھنے کی انتھک کوشش کرنا چاہئے۔

(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کا حصول:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ إِلَى القَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي البَدْرَ - فَقَالَ: "إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ، كَمَا تَرَوْنَ هَذَا القَمَرَ، لاَ

تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لاَ تُغْلَبُوا عَلَى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا" ثُمَّ قَرَأَ: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} قَالَ إِسْمَاعِيلُ: "افْعَلُوا لاَ تَفُوتَنَّكُمْ"۔

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جو چودھویں رات کا تھا۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ بے ٹوک اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو (اسے دیکھنے میں تم کو کسی قسم کی بھی مزاحمت نہ ہوگی) یا یہ فرمایا کہ تمہیں اس کے دیدار میں مطلق شبہ نہ ہوگا اس لیے اگر تم سے سورج کے طلوع اور غروب سے پہلے (فجر اور عصر) کی نمازوں کے پڑھنے میں کوتاہی نہ ہو سکے تو ایسا ضرور کرو۔ اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: {وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الغُرُوبِ} یعنی سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد وثناء (نماز فجر وعصر ادا) کرو۔ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ یہ نمازیں پڑھا کرو اور اس کو نہ چھوڑو۔

فائدہ: قیامت کے دن آخرت کے گھر میں اہل ایمان کی اللہ تعالیٰ

سے ملاقات کے وقت فرحت ومسرت متعدد مواقع پر واضح ہوگی، ان میں سے پہلا موقع یہ ہے:

﴿اول﴾

وفات کے وقت: جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ * الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ * لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ"

ترجمہ: متنبہ رہو! بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے، یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے، ان کے لیے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔[یونس:62-64]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ * جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ كَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ * الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ"

ترجمہ: اور جب پرہیز گاروں سے پوچھا گیا کہ: "تمہارے رب نے کیا نازل کیا؟" تو وہ کہتے ہیں "بھلائی ہی بھلائی" اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت بہتر ہے۔ اور پرہیز گاروں کے لئے کیا ہی اچھا گھر ہے۔[30] دائمی باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے۔ ان میں نہریں جاری ہوں گی اور جو کچھ بھی وہ چاہیں گے انہیں ملے گا اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں کو اسی طرح جزا دیتا ہے۔[31] وہ پرہیز گار جو پاک سیرت ہوتے ہیں۔ فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلام ہو، جو اچھے عمل تم کرتے رہے اس کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ" [النحل:30-32]

ایک اور مقام پر فرمایا:

"إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ * نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ * نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ"۔

ترجمہ: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر ڈٹ گئے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں۔ نہ ڈرو اور

نہ غمگین ہو اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے
[30] ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں
بھی۔ وہاں تمہارا جو جی چاہے گا تمہیں ملے گا اور جو کچھ مانگو گے تمہارا
ہوگا۔[31] یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہوگی۔[فصلت:30
-32]

چنانچہ جس وقت مؤمن بندے کے پاس فرشتے اللہ تعالی کی طرف سے خوش خبری لاتے ہیں تو اہل ایمان پر فرحت و مسرت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ جبکہ کافر اور گناہ گار شخص پر دکھ، مصیبت اور تنگی کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مومن شخص قریب المرگ حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے، جبکہ کافر اور گناہ گار شخص اللہ تعالی سے ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔ جیسے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو اچھا نہیں سمجھتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو اچھا نہیں سمجھتا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ نے عرض کیا کہ: "مرنا تو ہم بھی نہیں پسند کرتے؟" اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: (بات یہ نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ مؤمن آدمی کو جب موت آتی ہے تو اسے اللہ کی رضا مندی اور اس کے ہاں عزت افزائی کی اسے خوش خبری دی جاتی ہے۔ اس وقت مومن کو اس ملنے والی رضا مندی اور عزت افزائی سے بڑھ کر کوئی بھی چیز عزیز نہیں ہوتی، اس لئے وہ اللہ سے ملاقات کا خواہش مند ہو جاتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند فرماتا ہے۔ لیکن جب کافر کی موت کا

وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی بشارت دی جاتی ہے، چنانچہ اس وقت کوئی چیز اس کے دل میں اس ملنے والے عذاب اور سزا سے زیادہ ناگوار نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ اللہ سے جا ملنے کو ناپسند کرنے لگتا ہے، پس اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔) اور یہی وجہ ہے کہ نیک آدمی اپنے جنازے کو اٹھانے والوں سے مطالبہ کر رہا ہوتا ہے کہ وہ جلد از جلد اسے قبر تک پہنچائیں؛ کیونکہ اسے اللہ کی نعمتوں کا شوق ہوتا ہے، جبکہ بدکار آدمی واویلا کر رہا ہوتا ہے کہ اسے کہاں لے کر جا رہے ہیں!؟ اس کی دلیل صحیح بخاری اور سنن نسائی میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب میت کو جنازے کی چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر میت نیک ہو تو وہ کہتی ہے: مجھے جلدی لے چلو، اور اگر بدکار ہو تو وہ اپنے جاننے والوں سے کہتی ہے: ہائے تباہی تم اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس کی آواز انسانوں کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے گا۔)

﴿دوم﴾

آخرت میں اہل ایمان اس خوش خبری پر محو مسرت ہوں گے کہ انہیں جنت ملے گی، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت میں جو کچھ تیار کر رکھا ہے وہ سب کچھ ملے گا، وہ اپنا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں وصول کریں گے، ذرا اس منظر کو دیکھیں جس میں اہل ایمان اپنے نامہ اعمال کو لے کر خوش ہوں گے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

"فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا

كِتَابِيَهْ * إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ * فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ * فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ * قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ * كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ"

ترجمہ: پھر جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا: آؤ اور میرا نامہ اعمال پڑھو[19] بلاشبہ مجھے تو یقین تھا کہ مجھے میرا حساب ملے گا[20] تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا[21] بلند جنتوں میں[22] اس کے پھل جھکے ہوئے قریب ہوں گے[23] گزشتہ ایام میں تم جو کچھ کرتے رہے ہو اس کے عوض اب تم کھاؤ اور پیو[الحاقہ:19-24]

﴿سوم﴾

اللہ تعالیٰ سے ملاقات پر اہل ایمان کی فرحت اس وقت بھی ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے، اور اللہ تعالیٰ کے چہرے کو دیکھیں گے، اس بارے میں اللہ تعالیٰ

"لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ"

ترجمہ: جن لوگوں نے اچھائی کی ان کے بدلہ بھی اچھا ہوگا اور اس سے بڑھ کر بھی ملے گا۔[یونس:26]

تو اس آیت کی تفسیر میں مفسرین کرام رحمہم اللہ لکھتے ہیں کہ: یہاں "زِيَادَةٌ" سے مراد اللہ تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہے۔"

اس تفسیر کی تائید صحیح مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے کہ سیدنا صہیب رومی

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے" لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ آیت کی تلاوت فرمائی اور کہا: (جس وقت جنتی جنت میں چلے جائیں گے، اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے، تو ایک صدا لگانے والا صدا لگائے گا اور کہے گا:" اے جنتیو! تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ باقی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس وعدے کو پورا کرنا چاہتا ہے" اس پر جنتی کہیں گے: وہ کون سا وعدہ ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اعمال کے پلڑے کو وزنی نہیں کر دیا، اور ہمارے چہروں کو بھی روشن کر دیا، پھر ہمیں جنت میں بھی داخل کر دیا، ہمیں جہنم سے بچا بھی لیا؟ تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب کو کھول دے گا، اور وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگیں گے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی بھی چیز عطا نہیں کی جو انہیں دیدار الٰہی سے زیادہ محبوب ہو، اور ان کی آنکھوں کے لیے دیدار الٰہی سے زیادہ ٹھنڈک کا باعث ہو۔)

اسی طرح سورت القیامہ، آیت: (23) میں ہے کہ

"وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ"

ترجمہ: اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔[القیامہ:23]

تو اس آیت میں بھی بالکل واضح دلالت موجود ہے کہ اہل ایمان کے قیامت کے دن چہرے تر و تازہ اور پُر مسرت ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے چہرے کی جانب دیکھ رہے ہوں گے، اور پھر دیدار الٰہی کرنے کے بعد ان کے حسن و جمال اور مسرت میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

(20) نمازِ فجر پڑھنے والا ایمان کا علَمبَردار ہوتا ہے:

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: "مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ، غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ"

(سنن ابن ماجه، جلد 3 صفحه 344 الناشر: دار الرسالة العالمية)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو شخص صبح کی نماز کے لئے جاتا ہے تو گویا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے اور جو شخص صبح بازار جاتا ہے تو گویا وہ شیطان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے۔

فائدہ: یعنی جو شخص فجر کی نماز کے لئے گھر سے چل پڑتا ہے گویا وہ ایمان کا جھنڈا بلند کر کے نکلتا ہے اور جو شخص فجر کی نماز پڑھے بغیر بازار کا رخ کرتا ہے تاکہ تجارت کرے تو گویا وہ شیطان کا جھنڈا بلند کر کے نکلتا ہے۔

(21) سُستی اور خباثتِ نفس سے بچنا

عن أبي هريرة -رضى الله عنه- مرفوعاً: "يَعْقِدُ الشيطان على قَافِيَةِ رأسِ أحدِكم، إذا هو نام، ثلاث عُقَدٍ، يَضْرِب على كل عُقْدَةٍ: عليك لَيلٌ طويل فَارْقُدْ، فإن استيقظ، فذكر الله -تعالى- انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فإن توضأ، انْحَلَّتْ عُقدَةٌ، فإن صلى، انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّها، فأصبح نشيطا طَيِّبَ النفس، وإلا أصبح

خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَان". [متفق عليه.]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان تم میں سے ہر آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ جل جلالہ کو یاد کرنے لگے تو ایک گرہ کھُل جاتی ہے، پھر اگر وضو کر لے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے۔ ورنہ بدمزاج اور سست رہتا ہے۔

حدیث کا مفہوم: شیطان ہر سونے والے کے سر کے پاس تین گرہیں لگاتا ہے۔ یہاں گرہ سے مراد حقیقی گرہ ہے اور یہ ویسے ہی ہے جیسے جادوگر جس شخص پر جادو کرتا ہے اس پر گرہیں لگاتا ہے بایں طور کہ وہ ایک دھاگہ لے کر اس پر گرہ لگاتا ہے اور اس پر کچھ جادو پھونکتا ہے جس سے وہ شخص متاثر ہوتا ہے جس پر جادو کیا جا رہا ہو۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ ''رات کو تم میں سے ہر ایک کی گدّی پر ایک رسی ہوتی ہے جس میں تین گرہیں ہوتی ہیں''۔ شیطان خاص طور پر سر کے پچھلے حصے پر گرہیں لگاتا ہے کیونکہ یہ جسمانی قوت کا مرکز اور ان کو چلانے کی جگہ ہے۔ اس جگہ موجود قوتیں شیطان کی بہت زیادہ مطیع اور بہت جلد اس کے کہے میں آجاتی ہیں۔ چنانچہ ان پر گرہیں لگانے سے اس کے لیے ممکن ہو جاتا ہے کہ وہ انسان کی روح پر قابو

پالے اور اس پر نیند طاری کر دے۔ "يَضْرِبُ على كل عُقْدَةٍ"۔ یعنی وہ اپنے ہاتھ سے ہر گرہ پر مارتا ہے تا کہ اس کی لگائی گئی ہر گرہ مضبوط اور پختہ ہو جائے۔ پھر وہ یہ بات کہتا ہے کہ "رات بہت لمبی ہے"۔ یعنی رات کی بہت لمبا وقت ابھی باقی ہے۔ تو جتنا چاہتا ہے سو لے۔ جب تو جاگے گا تو رات کی نماز کے لیے تیرے پاس کافی وقت ہو گا۔ "فَارْقُدْ"۔ یعنی دوبارہ سو جا۔ "فإذا استيقظ وذكر اللهَ انحلت عقدة" اللہ کے ذکر کی وجہ سے (ایک گرہ کھل جاتی ہے)۔ "فإذا توضأ انحلت عقدة"۔ یعنی وضو کی برکت سے (دوسری گرہ کھل جاتی ہے)۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ "اگر وہ وضو کر لے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں"۔ اگر حدث اکبر سے پاک ہونے کے لیے وہ غسل کر لے تو اس میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ "اگر وہ نماز پڑھ لے" اگر چہ ایک رکعت نماز ہی پڑھ لے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ "ساری

گرہیں کھل جاتی ہیں"۔ "وہ صبح کو چاق و چوبند ہوتا ہے"۔ اللہ نے اسے جو نیکی کی توفیق دی اور اس کے لیے جو ثواب کا وعدہ ہے اور اس پر سے شیطان کی لگائی ہوئی گرہیں زائل ہونے کی خوشی کی وجہ سے وہ چاق و چوبند ہوتا ہے۔ "طَيِّبُ النَّفس" (خوش مزاج رہتا ہے)۔ کیونکہ اس کے اس حُسنِ تصرف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے نفس میں برکت دے دیتا ہے۔ اگر وہ ان مذکورہ تینوں باتوں کو نہ کرے تو صبح کو وہ بدمزاج اور سست ہوتا ہے۔ یعنی اس کا برا حال ہوتا ہے کیونکہ شیطان اس کو بے یار و مددگار چھوڑ جاتا ہے اور وہ ان نیک اعمال کو نہیں کر پاتا جو اس کا معمول ہوتے ہیں یا جن کے کرنے کی اس نے نیت کر رکھی ہوتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "اس سے

جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ رات کی نماز میں نفس کی خوش مزاجی میں ایک راز ہے اگر چہ ان مذکورہ باتوں میں سے نمازی کے ذہن میں کوئی بھی نہ ہو اور اسی طرح اس کا عکس ہے (کہ نہ پڑھنے کی صورت میں بدمزاجی آتی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان کے ذریعے اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے "إن ناشئة الليل هي أشد وطئا وأقوم قيلا"۔ ترجمہ: "بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور بات بھی صحیح نکلتی ہے"۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

نمازِ فجر نہ پڑھنے والوں کے نقصانات:

(1) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمان نوازی سے محرومی:

حدیث مبارکہ میں جو مہمانوازی کا ذکر ہوا تو اُس سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور اُس کو وہ شخص حاصل کرسکتا ہے جو صبح نماز کے لئے مسجد جائے، تو جو شخص خوابِ غفلت میں پڑا رہے اور نمازِ فجر نہ پڑھے تو وہ اِس عظیم الشان نعمتِ خداوندی سے محروم ہوگا۔

(2) نماز کی انتظار پر نماز پڑھنے کی ثواب سے محرومی:

جو شخص نماز فجر یا اور کوئی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے جاتا ہی نہیں، تو وہ نماز کا انتظار کیونکر کرے گا! اور جب انتظار نہ رہا تو نماز کی ثواب بھی جاتا رہا۔

(3) ہر ہر قدم پر گناہ کی معافی، نیکیوں اور درجات کے حصول سے محرومی:

مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جو بدقسمت نہ آئے تو وہ خود بخود اس عظیم دولت سے محروم ہوں گے۔

(4) فرشتوں کی دعا اور استغفار سے محرومی:

فرشتوں کی دعا اور استغفار تو اُن لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو نمازِ فجر میں حاضری کرے، اور جو فقیر نہ آئے تو اُس کو کیا مل جائے گا۔

(5) ستائیس درجات بلکہ اس سے زیادہ کے حصول سے

محرومی:

اللہ! اللہ! کیا بدقسمتی ہے اُن لوگوں کی جو معمولی تکلیف اُٹھانے اور سُستی کی وجہ سے ستائیس درجات کو ترک کر دیتا ہے اور ایک پر راضی ہوتا ہے اور بعض ایک سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ جو شخص بھی نماز فجر مسجد میں باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ اُوپر ذکر شدہ اکیس (21) فوائد سے محروم ہوکر درجہ ذیل نقصانات کا حامل ہوجاتا ہے۔

(6) قرعہ اندازی کرنے کے قابل اجر و ثواب سے محرومی:

(7) تمام نمازوں میں افضل نماز کے ثواب کے حصول سے محرومی:

(8) فرشتوں پر اللہ تعالیٰ کا فخر اور تعجب (پسندیدگی) کے حصول سے محرومی:

(9) قیامت کے دن نور کے حصول سے محرومی:

(10) دنیا اور مافیہا سے بہتر چیز حاصل کرنے سے محرومی:

(11) تہجد کی ثواب سے محرومی:

(12) فرشتوں کا جمع ہوکر نماز فجر ادا کرنے والوں کے لئے دعائے رحمت و شفقت سے محرومی:

(13) نمازِ فجر کے بعد ایک عظیم الشان فضیلت والی ذکر سے محرومی:

(14) وفد الرحمن اور جماعت ابرار میں داخلے سے محرومی:

(15) اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں داخل ہونے سے محرومی:

(16) نفلی حج وعمرہ کے ثواب حاصل کرنے سے محرومی:

(17) ایک عظیم الشان برکت سے محرومی:

(18) دخولِ جنت کے وعدہ سے محرومی:

(19) عظیم الشان نعمت یعنی دیدارِ خداوندی کے حصول سے محرومی:

(20) سُستی اور خباثتِ نفس میں مبتلا ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حدیث میں گزر چکا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ،وإلا أصبح خَبِيثَ النَّفْس كَسْلَان". [متفق عليه.] یعنی اگر نمازِ فجر نہیں پڑھا تو پھر خبیث النفس اور سُست رہتا ہے۔

(21) شیطان کا کانوں میں پیشاب کرنا:

عَن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقَالَ: "بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ".

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر آیا تو کہا گیا کہ وہ سوتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور نماز کیلئے کھڑا نہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کردیا۔

(22) منافقین کے صفت میں شریک ہونا:

عَنْ أُبَيِّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ: "أَشَهِدَ فُلَانٌ الصَّلَاةَ؟" قَالُوا: لَا. قَالَ: "فَفُلَانٌ؟" قَالُوا: لَا. قَالَ: "إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

(السنن الكبرى)

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نمازِ فجر پڑھ لیا اور پھر فرمایا کہ کیا فلاں شخص نمازِ فجر کو آیا تھا؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ نہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے شخص کے متعلق پوچھا کہ فلاں شخص حاضر ہوا تھا؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ نہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونمازیں (عشاء وفجر) منافقین پر سارے نمازوں سے زیادہ ثقیل (بوجھ) ہوتے ہیں اور اگر نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کی فضیلت معلوم ہوجائے (تو قوت نہ ہونے کی حالت میں بھی ان نمازوں کے لئے

)سُرین کے بل چل کر آئیں گے۔(یا گھٹنوں کے بل)۔

(23) مشکوک النفاق لوگوں میں داخل ہونا:

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ -رضی الله عنهما- قَالَ: كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الرَّجُلَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم کسی شخص کو نمازِ فجر اور نمازِ عشاء میں نہیں پاتے تھے تو اُن پر اپنا خیال خراب کرتے۔یعنی ہم اُن پر منافقت کا شک کرتے تھے۔

(24) عذابِ قبر میں مبتلا ہونا:

نبی کریم ﷺ نے معراج کی شب بہت سارے عجائبات دیکھے، اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ فرشتے اُن کے سر کو پتھر سے مار کر اُن کے سر کو کچلتے تھے، پتھر دور جا کر گرتا تھا، فرشتے پھر اُس پتھر کو اُٹھا کر پھر اُن کو مارتے تھے، جسکا ذکر بخاری شریف میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ اس شخص کا عمل کیا تھا؟ تو جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ، فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ، فَيَرْفِضُهُ، وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ". (بخاری)

ترجمہ: اور وہ شخص جس کا سر پتھر سے کچلتا تھا، (تو اس کا گناہ یہ تھا) کہ وہ قرآن پاک کو یاد کر کے بھر بھلاتے تھے اور فرض نمازوں سے (غفلت کر کے) سوتے تھے۔

فائدہ: اللہ اکبر!! نماز کے بارے میں سُستی اور غفلت کی وجہ سے

انسان قیامت تک اس خطرناک عذاب میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ فرشتے اُس کو پتھر سے مار کر اُن کے سر کو کچلتے رہے گے، پھر سر دوبارہ صحیح وسالم ہوکر پھر اُسے ماردیں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ناقابلِ برداشت عذاب سے محفوظ فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

(25) شیطان کا علمبردار ہونا:

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- يَقُولُ: "مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، غَدَا بِرَايَةِ الْإِيمَانِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى السُّوقِ، غَدَا بِرَايَةِ إِبْلِيسَ"

(سنن ابن ماجہ، جلد 3 صفحہ 444 الناشر: دار الرسالة العالمية)

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جو شخص صبح کی نماز کے لئے جاتا ہے تو گویا وہ ایمان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے اور جو شخص صبح بازار جاتا ہے تو گویا وہ شیطان کا جھنڈا لے کر چلتا ہے۔

فائدہ: یعنی جو شخص فجر کی نماز کے لئے گھر سے چل پڑتا ہے گویا وہ ایمان کا جھنڈا بلند کر کے نکلتا ہے اور جو شخص فجر کی نماز پڑھے بغیر بازار کا رخ کرتا ہے تاکہ تجارت کرے تو گویا وہ شیطان کا جھنڈا بلند کر کے نکلتا ہے۔

نماز فجر کے طبی فوائد و اسرار

طبی تحقیقی سے ثابت ہوا ہے کہ نماز فجر زبردست طبی فوائد رکھتی ہے۔ اس وقت ماحول میں خوش گوار ہوا ہوتی ہے جو طلوع شمس (سورج کے نکلنے تک) آہستہ آہستہ ختم ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹرز اور اطباء کہتے ہیں کہ یہ ہوا انسانی صحت کیلئے بہت مفید ہے، اس لئے کہ اس سے انسانی خلیات قوی ہوتے ہیں، صبح کے وقت انسان جب اس ہوا میں سانس لیتا ہے تو اسے فرحت حاصل ہوتی ہے، اس کی بدولت وہ بہت سے فوائد حاصل کرتا ہے اور بعض ایسے کام بھی کرجاتا ہے، جن کے کرنے سے وہ بالعموم عاجز ہوتا ہے، ایسی ہوا کبھی دوسرے وقت میں میسر نہیں آتی۔ انسان کو جو قوت اس سے حاصل ہوتی ہے، وہ مہنگی ادویات اور جڑی بوٹیوں سے بھی نہیں ہوسکتی۔ ایسی فضا ذہنی قویٰ کو متحرک کرتی ہے، اس سے خوشی کے جذبات جنم لیتے ہیں، جسم کے تمام نظاموں کی سستی دور ہوجاتی ہے، جس سے وہ بہتر انداز میں اپنے افعال سرانجام دیتے ہیں۔

مسلمان نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں، اس وقت صاف ہوا جاری ہوتی ہے، لہٰذا صبح سویرے بیدار ہونے والا شخص اس سے فائدہ اٹھاتا ہے، وہ اپنے دن کا آغاز نہایت چستی وتن دہی کے ساتھ کرتا ہے، یوں اس کے اعضاء مستعد ہوجاتے ہیں، وہ اپنے معمول کا آغاز بڑی خوشی اور مستعدی کے ساتھ کرتا ہے، اس کا دل کام کرنے پر خوب آمادہ ہوتا ہے اور وہ ہر کام کو اپنے وقت پر ادا کرتا ہے، ملازمت پر بروقت پہنچتا ہے اور امور زیست خوش اسلوبی اور بہتر انداز میں بہت ہی احسن طریق پر ادا کرتا ہے، صبح

کے وقت خون میں گوریٹوزون مادے کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے جو کہ ذہنی قوت میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

طبی جائزوں سے یہ امر بھی واضح ہوا ہے کہ نماز فجر کے وقت اٹھنا بہتر اور مفید عمل جبکہ اس کے برعکس صبح کے وقت سونا یا دیگر اوقات میں زیادہ سونا امراض قلب میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے۔ جب انسان حرکت کم اور آرام زیادہ کرتا ہے تو خون میں چکنائی کی شرح بڑھ جاتی ہے، جس سے دوران خون میں مشکل پیش آتی ہے، لہٰذا اطباء لوگوں کو سیر اور جسمانی مشقت زیادہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں کہ خون کی نالیوں میں چکنائی جمنے نہ پائے تاکہ امراض قلب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہا جاسکے۔ جو اذان فجر سے قبل تہجد کے وقت بیدار ہو نماز تہجد ادا کرے اور اس کے بعد نماز فجر کا انتظار کرے تو وہ انسان صحت مند رہے گا۔ جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اگر نوجوان اپنی جوانی کی بقا چاہتے ہیں تو وہ صبح سویرے بیدار ہونے کی عادت ڈالیں۔ اس سے ہمارے دین اسلام کی عظمت ثابت ہوتی ہے کہ جس نے صبح کے وقت بیدار ہونے کی تلقین فرمائی تاکہ انسان اس وقت کے ماحول اور فضا سے فیض یاب ہو اور اپنی صحت کی حفاظت کا خیال رکھے۔

سُنتِ فجر کے متعلق اہم مسائل

فجر کے دو رکعت سنت کب اور کہاں پڑھنے ہیں؟

پہلا مسئلہ

بہتر تو یہی ہے کہ سنت گھر پر ہی پڑھ کر مسجد میں آ کر جماعت میں شامل ہوجائے، البتہ اگر کسی نے سنت گھر میں نہیں پڑھے ہوں اور فجر کی نماز کے لیے مسجد آئے، تو اگر جماعت ابھی تک شروع نہیں تھی تو جدھر چاہے سنت ادا کریں البتہ اگر جماعت شروع ہوگئی ہو تو اگر اسے امید ہو کہ وہ سنتیں پڑھ کر امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں شامل ہوجائے گا، تو اسے چاہیے کہ (کسی ستون کے پیچھے، یا برآمدے یا صحن میں یا جماعت کی صفوں سے ہٹ کر) فجر کی سنتیں ادا کرے اور پھر امام کے ساتھ قعدہ میں شامل ہوجائے۔

اور اگر سنتیں پڑھنے کی صورت میں نماز مکمل طور پر نکلنے کا اندیشہ ہو تو سنتیں چھوڑ دے اور فرض نماز میں شامل ہوجائے۔

نوٹ: بعض لوگوں کو اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ جماعت کی صفوں میں یا صفوں سے متصل بغیر حائل کے سنت پڑھتے ہیں، تو یہ بالکل ناجائز ہے، سنت کسی ستون کے پیچھے، یا برآمدے یا صحن میں یا جماعت کی صفوں سے ہٹ کر ادا کرنا چاہئے۔

چونکہ آپ ﷺ نے باجماعت نماز کی بھی بہت تاکید فرمائی ہے۔ نیز حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جب جماعت ہو رہی ہو تو اس میں شرکت کی جائے۔

اب ایک شخص ایسے وقت میں آیا کہ فجر کی جماعت کھڑی ہے اور اس نے سنتیں بھی ادا نہیں کیں، تو مذکورہ طریقہ سے ادا کردیں، تو احناف رحمہم اللہ کا مذکورہ موقف ایسا مستقیم ہے کہ اس سے دونوں فضیلتیں جمع ہوجاتی ہیں یعنی فجر کی سنتوں کا جو تاکیدی حکم ہے اس پر بھی عمل ہوجاتا ہے اور جماعت میں شمولیت کے حکم کی بھی تعمیل ہوجاتی ہے۔ یہ موقف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے عمل سے ثابت ہے۔

دلائل پیش خدمت ہیں۔

دلیل نمبر 1:

عن عبد الله بن أبي موسى قال : جاء ابن مسعود والامام يصلي الصبح فصلى ركعتين إلى سارية ولم يكن صلى ركعتي الفجر۔

(المعجم الكبير: رقم الحديث 9385)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔ تو آپ نے ستون کی طرف دو رکعتیں پڑھیں، آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ورجاله موثقون [اس کے راوی ثقہ ولائق اعتماد ہیں]

(مجمع الزوائد: رقم الحديث 2392)

دلیل نمبر 2:

مالك بن مغول قال سمعت نافعا يقول : أيقظت بن عمر رضى الله عنهما لصلاة الفجر وقد أقيمت الصلاة فقام فصلى الركعتين.

(سنن الطحاوى: رقم الحديث2042)

ترجمہ: حضرت مالک بن مغول رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے لیے اس وقت بیدار کیا جبکہ نماز کھڑی ہو چکی تھی، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلے دو رکعت سنت ادا فرمائی۔

اسنادہ صحیح (آثار السنن ص 202)

تنبیہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما باوجود اقامتِ نماز ہو جانے کے سنتیں ادا فرما رہے ہیں۔

دلیل نمبر3:

عن أبي عثمان الأنصارى قال : جاء عبد الله بن عباس والإمام فى صلاة الغداة ولم يكن صلى الركعتين فصلى عبد الله بن عباس رضى الله عنهما الركعتين خلف الإمام ثم دخل معهم.

(سنن الطحاوى: رقم الحديث2040)

ترجمہ: حضرت ابو عثمان انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا۔

آپ نے فجر کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ پس آپ نے امام کے پیچھے [جماعت سے ہٹ کر] یہ دو رکعتیں ادا کیں، پھر ان کے ساتھ جماعت میں شریک ہو گئے۔

اسناده صحيح (آثار السنن ص 204، اعلاء السنن ج 7 ص100)

دلیل نمبر4:

عن محمد بن كعب قال : خرج عبد الله بن عمر رضي الله عنهما من بيته فأقيمت صلاة الصبح فركع ركعتين قبل أن يدخل المسجد وهو في الطريق ثم دخل المسجد فصلى الصبح مع الناس.

(سنن الطحاوى: رقم2041)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر سے نکلے، صبح کی نماز ادا ہو رہی تھی۔ آپ نے مسجد داخل میں ہونے سے پہلے راستہ ہی میں دو رکعت سنت ادا کی۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔

امام محدث ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اسناده حسن (اعلاء السنن ج7 ص102)

دلیل نمبر5:

عن زيد بن أسلم عن بن عمر رضى الله عنهما : أنه جاء

والإمام يصلي الصبح ولم يكن صلى الركعتين قبل صلاة الصبح فصلاهما في حجرة حفصة رضي الله عنها ثم إنه صلى مع الإمام

(سنن الطحاوی: رقم الحدیث[2043])

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا، آپ نے صبح کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں، تو آپ نے یہ دو رکعتیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر ادا کیں پھر امام کے ساتھ جماعت میں آ ملے۔

تنبیہ: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا گھر ان دنوں مسجد میں داخل تھا۔

(اعلاء السنن ج[7] ص[102]، [103])

اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

(اعلاء السنن ج[7] ص[102])

دلیل نمبر6:

عن أبي الدرداء: أنه كان يدخل المسجد والناس صفوف في صلاة الفجر فيصلي الركعتين في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في الصلاة

(سنن الطحاوی: رقم الحدیث[2044])

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ مسجد میں آتے اور لوگ نماز فجر کی جماعت کی صف میں ہوتے تو یہ مسجد کے کسی گوشہ میں سنتِ فجر پڑھ کر لوگوں کے ساتھ جماعت

میں شریک ہو جایا کرتے تھے۔

اسنادہ حسن

(آثار السنن ص[203]، اعلاء السنن ج[7] ص[103])

مصنف عبد الرزاق میں یہ الفاظ ہیں:

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ، وَاللهِ لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ لَأَعْمَدَنَّ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ لَأَرْكَعَنَّهُمَا ثُمَّ لَأُكَمِّلَنَّهُمَا ثُمَّ لَأَعْجَلُ عَنْ أَكْمَالِهِمَا ثُمَّ أَمْشِيْ إِلَى النَّاسِ فَأُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ.

[مصنف عبد الرزاق ج[2] ص[294]، رقم[4033]]

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم! اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جبکہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی سنتوں کی دو رکعتیں ادا کروں گا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اور ان کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا۔ پھر جا کر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤں گا۔

دلیل نمبر7:

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأَبَا مُوسَى خَرَجَا مِنْ عِنْدِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَرَكَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَّا أَبُو مُوسَى فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ: رقم[6476])

ترجمہ: حضرت حارثہ بن مُضَرِّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو رکعتیں ادا کیں اور نماز میں لوگوں کے ساتھ آ ملے جبکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ دو رکعتیں پڑھے بغیر آ ملے۔ اسناده صحيح

(آثار السنن ص[203]، اعلاء السنن ج[7] ص[104])

وفيه ايضاً فی طريق اخری: فجلس عبد الله الی أسطوانة من المسجد فصلی الرکعتين ثم دخل فی الصلاة۔

(سنن الطحاوی: رقم الحديث[2037]، مصنف عبد الرزاق: رقم الحديث 4034)

ایک طریق میں ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک ستون کی اوٹ میں بیٹھ گئے، دو رکعتیں ادا کیں، پھر نماز میں شامل ہو گئے۔

دلیل نمبر8:

عن أبی عثمان النهدی قال: كنا نأتی عمر بن الخطاب رضی الله عنه قبل أن نصلی رکعتين قبل الصبح وهو فی الصلاة فنصلی رکعتين فی آخر المسجد ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم

(سنن الطحاوی: رقم الحديث[2046])

ترجمہ: حضرت ابوعثمان النہدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھا رہے ہوتے تھے اور ہم نے نماز فجر سے پہلے سنتیں ادا نہ کی ہوتی تھیں، تو ہم پہلے مسجد کے کسی کونہ میں سنتیں ادا کرتے پھر لوگوں کے ساتھ جماعت کی نماز میں شریک ہو جاتے تھے۔

اسناده حسن (آثار السنن ص[204]، اعلاء السنن ج[7] ص[104])

تنبیہ: اس روایت میں "كنا نأتی" جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہے کہ عہدِ فاروقی میں یہ صورت کثرت سے پیش آتی تھی اور بہت سے حضرات کا عمل اس کے مطابق تھا۔

(نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد الملتانی ص[208])

دلیل نمبر9:

عن الشعبی يقول: كان مسروق يجیء الی القوم وهم فی الصلاة ولم يكن ركع ركعتی الفجر فيصلی ركعتين فی المسجد ثم يدخل مع القوم فی صلاتهم

(سنن الطحاوی: رقم الحديث[2048])

ترجمہ: امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ امام مسروق رحمہ اللہ (مسجد میں) تشریف لاتے جبکہ لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے اور آپ نے صبح کی سنتیں ادا نہ کی ہوتیں تو آپ پہلے دو رکعتیں مسجد

میں ادا کرتے، پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوجاتے۔

اسناده صحيح (آثار السنن ص203، اعلاء السنن ج7 ص105)

دلیل نمبر10:

عن يزيد بن إبراهيم عن الحسن : أنه كان يقول إذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الإمام يصلي ثم ادخل مع الإمام

(سنن الطحاوی: رقم الحدیث2050)

ترجمہ: حضرت یزید بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز میں ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ شریک ہوجاؤ۔

اسنادہ صحیح (آثار السنن ص204)

و فی لفظ له: عن يونس قال : كان الحسن يقول يصليهما فی ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم فی صلاتهم

(سنن الطحاوی: رقم الحدیث2051)

اسنادہ صحیح (آثار السنن ص205، اعلاء السنن ج7 ص105)

ترجمہ: ایک روایت میں یوں ہے: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ شخص (جس نے ابھی سنتِ فجر ادا نہیں کی) ان دو رکعتوں کو مسجد کے کسی کونہ میں پڑھے، پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو

جائے۔

دلیل نمبر11:

عن الحارث عن علی قال : كان النبی صلی الله عليه و سلم يصلی الركعتين عند الإقامة

(سنن ابن ماجة: رقم الحديث1147)

قال الامام المحدث العثمانی: و فيه الحارث ضعفه بعضهم و وثقه آخرون وهو حسن الحديث

(اعلاء السنن ج7 ص105)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی اقامت کے وقت دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تنبیہ: اس میں جواز موجود ہے کہ اقامت کے وقت امام دو رکعتیں ادا کرسکتا ہے، تو مندرجہ بالا آثارِ صحابہ و تابعین اور حدیث "لَا تَدَعُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ" کی وجہ سے مقتدی کے لیے بھی ان دو رکعتوں کا جواز ثابت ہوتا ہے جبکہ صفوفِ جماعت میں مخالط نہ ہو۔

(اعلاء السنن ج7 ص105)

خلاصہ: حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوالدرداء رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوعثمان النہدی، امام مسروق، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہم کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد میں آنے والے شخص نے اگر سنتیں ادا نہیں کیں تو مسجد سے باہر، مسجد کے صحن میں، کسی ستون وغیرہ کی اوٹ میں، جماعت کی

جگہ سے ہٹ کر پہلے سنتیں ادا کرے پھر جماعت میں شریک ہوجائے اور یہی احناف کا موقف ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ احناف کا موقف جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کے عمل مبارکہ سے ثابت ہے جو یقیناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کو زیادہ جانتے تھے۔

اگر کسی کو سنت پڑھنے کا موقع نہ مل سکا تو اب کیا کرے گا؟۔

دوسرا مسئلہ

سنت رہ جانے کی صورت میں سورج طلوع ہونے سے پہلے پہلے اس کو پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ اسی دن اشراق کا وقت شروع ہوجانے کے بعد سنت پڑھ لینی چاہیے، اور یہ حکم اسی دن کے زوال تک کے لیے ہے، اس دن کے زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضا درست نہیں۔

اسی طرح سنت رہ جانے کی صورت میں نماز فجر کے بعد بھی پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ احادیث میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نماز (نوافل وسنت فجر) سے منع کیا گیا ہے، دلائل ملاحظہ ہو:

نماز فجر کے بعد فجر کی سنتیں و دیگر نوافل پڑھنے کی ممانعت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

پہلی حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ"۔(مسلم و بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز (نوافل اور سنتیں) پڑھنے سے منع فرمایا ہے، اور اسی طرح نماز فجر کے بعد بھی طلوع شمس تک نماز (نوافل اور سنتیں) پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

دوسری حدیث:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ أَحَبَّهُمْ إِلَيَّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ". (مسلم و بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کئی صحابہ سے سنا ہے جن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں جو کہ ان سب میں مجھ کو زیادہ محبوب ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک، اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع

کیا ہے۔

تشریح: امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے یہ استدلال فرمایا ہے کہ طلوع فجر کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نوافل وغیرہ پڑھنا منع ہے یعنی مکروہ تحریمی ہے، اور یہی قول حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، علاء بن زیاد، حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔ اور امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ ان اوقات میں نوافل پڑھنے کو مکروہ جانتے تھے اور یہی مذہب صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا بھی ہے ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اوقات میں نوافل پڑھنے کی ممانعت میں متواتر احادیث وارد ہوئی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ حضرت عمرؓ نماز عصر کے نوافل پڑھنے والوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں مارا کرتے تھے اور ان پر کسی صحابی نے نکیر نہیں فرمائی یعنی ان کو منع نہیں کیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نماز عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نوافل پڑھنا ثابت ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو اس کی اجازت نہیں ہے۔ ہاں طلوع فجر کے بعد صرف اور صرف سنت فجر پڑھنے کی اجازت ہے اس کے علاوہ اور کسی قسم کے نوافل میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔

تیسری حدیث:

عن ابی سَعِیدِ الخُدْرِیِّ، یَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: "لاَ صَلاَۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّی تَرْتَفِعَ

الشَّمْسُ، وَلاَ صَلاَۃَ بَعْدَ العَصْرِ حَتَّی تَغِیبَ الشَّمْسُ"۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''عصر کی نماز کے بعد غروب شمس تک، اور فجر کی نماز کے بعد طلوع افتاب تک کوئی نماز نہ پڑھے۔

تشریح: اس حدیث کے معنی میں محدثین رحمہم اللہ علیہم کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں 'لاصلوۃ' میں کلمہ لانفی جنس کے لئے ہے جس کا معنی یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد کسی قسم کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے نہ فرض نہ نفل اور نہ ہی سنت۔ اور بعض دوسرے محدثین فرماتے ہیں کہ حدیث میں نفی نہی کے معنی میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد نماز نہ پڑھو پھر اس بات میں بھی اختلاف ہے کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے کہ نماز فجر کے نماز پڑھنا حرام ہے یا نہ نہی کراہت کے لئے ہے کہ نماز فجر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ نہی یعنی منع کراہت کیلئے ہے اور ہمارے اصحاب یعنی احناف کا مذہب یہ ہے کہ حدیث میں نفی نہی کے معنی میں ہے اور نماز فجر اور عصر کے بعد قضاء نمازیں، سجدہ تلاوت، نماز جنازہ وغیرہ پڑھ سکتے ہیں نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں:

حدیث ''لاصلاۃ بعد الصبح۔۔۔ الخ علامہ طحاوی اور ابن بطال رحمہما اللہ نے

فرمایا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے، اور متاخرین میں سے علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے جیسا کہ ''فتح الملھم'' میں اس کے تواتر کا دعویٰ کیا گیا ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث پہنچی ہیں۔ (معارف السنن، ج:۲، ص:۱۲۱)

چوتھی حدیث:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ". (ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جس نے سنت فجر (نماز فجر سے پہلے) نہ پڑھی ہو تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے''۔

تشریح: اس حدیث میں اس بات کی دلالت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر دو رکعتیں سنت کی رہ جاتیں تو اسے طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لیتے تھے، اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ نماز کو وقت سے مؤخر کر کے پڑھنا مکروہ ہے تو اگر فجر کی نماز سے لیکر طلوع آفتاب تک ان دو رکعتوں کا وقت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤخر کر کے پڑھنے کا حکم نہ فرماتے۔ (اعلاء السنن، ج:۷، ص:۱۱۶)

پانچویں حدیث:

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَمَا

أَضْحَى۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ سنت فجر طلوع آفتاب کے بعد پڑھتے تھے۔

چھٹی حدیث:

و عن عمرو بن عبسة قال: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَخْبِرْنِي عَمَّا عَلَّمَكَ اللهُ وَأَجْهَلُهُ، أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ: "صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ، فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ"۔ (رواہ مسلم و احمد)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نماز کے (وقت) کے بارے میں بتا دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''صبح کی نماز پڑھ کر پھر نماز پڑھنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر

خوب بلند و روشن ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور اس وقت کفار اسکو سجدہ کرتے ہیں، پھر (سورج کے خوب روشن ہونے) کے بعد نماز پڑھو کیونکہ اس وقت کے نماز میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور نماز (مقبولیت اور رحمت کے حصول کے زیادہ قریب ہوتی ہے) یہاں تک کہ سایہ نیزہ کے برابر گھٹ جائے (یعنی مشرق و مغرب کی طرف مائل نہ رہے)، پھر نماز پڑھنے سے رک جائے کیونکہ اس وقت جہنم خوب دھکائی جاتی ہے، پس جب سایہ مشرق کی طرف نمودار ہو جائے، تو پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت ملائکہ حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز پڑھنے سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار اس کو سجدہ کرتے ہیں''

تشریح: اس حدیث شریف میں اوقات مکروہہ میں نماز نہ پڑھنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ ان اوقات میں شیطان کی عبادت کی جاتی ہے تو اس کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے، اس حدیث میں ہے کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اسکا مطلب بیان کرنے کیلئے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کئی توجیہات پیش کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

شیطان کے سینگوں سے مراد شیطان کا لشکر اور اسکے اتباع کرنیوالے ہیں

اس سے مراد شیطان کے قوت، غلبہ اور اسکا فساد وانتشار ہے۔ سینگوں سے مراد شیطان کے سر کے دونوں کونے ہیں اور یہ اپنے ظاہر پر اور قوی ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شیطان ان اوقات میں اپنا سر سورج کے قریب کر دیتا ہے تا کہ سورج کو سجدہ کرنے والے کفار گویا کہ اسکو سجدہ کر رہے ہیں اور اس وقت شیطان اور اسکی اولاد کا تسلط ظاہر ہوتا ہے تا کہ یہ نمازیوں کے نماز میں التباس ڈالدے تو اسی وجہ سے ان اوقات میں نماز پڑھنے کو اس التباس سے بچنے کیلئے منع کیا گیا ہے جیسے کہ ان جگہوں پر نماز پڑھنے کو ممنوع کر دیا گیا ہے جو جگہیں شیاطین کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔ (شرح مسلم نووی، ج:٦، ص:١١٢)

خلاصہ باب:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث سے یہ استنباط کیا ہے کہ نماز فجر کے بعد نوافل (جسمیں سنت فجر بھی داخل ہے) پڑھنا مکروہ (تحریمی) ہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، اور اسی طرح عصر کے نماز کے بعد (نوافل پڑھنا مکروہ ہے) یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، اور یہی قول حسن بصری، سعید بن مسیب، علاء بن زیاد، حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے اور امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ (ان اوقات میں نوافل پڑھنے کو) مکروہ سمجھتے تھے، اور اسی طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت سے بھی منقول ہے، امام ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ان اوقات (نماز فجر اور عصر کے بعد) نوافل پڑھنے کو ممانعت میں رسول اللہ

ﷺ سے متواتر احادیث منقول ہے، اور عمرؓ تو اس شخص کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موجودگی میں مارتے تھے جو شخص نماز عصر کے بعد نوافل پڑھتا اور کسی نے بھی آپ رضی اللہ عنہ پر نکیر نہیں فرمایا پس اس سے یہ بات معلوم ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ کا نماز عصر کے بعد نوافل پڑھنا آپ ﷺ کی خصوصیت تھی امت کو اسکی اجازت نہیں ہے، اور اسکو مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی مکروہ جانتے تھے۔علی بن ابی طالب ،عمر بن عبسہ، عائشہ صدیقہ، صنابحی جسکا نام عبدالرحمٰن بن عسیلہ ہے، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم وغیر ذلک۔

فوائد ابی شیخ میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو عصر کے بعد نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے منع کیا اس شخص نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ مجھے نوافل پڑھنے پر عذاب دیگا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ تجھے خلاف سنت کرنے پر عذاب دیگا۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو دو حدیثیں آپس میں ایک چیز کی حرمت و اباحت میں متعارض ہوں تو ترجیح حرمت کے پہلو کو ہوگی ۔ علامہ عینیؒ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

(قلت) اسْتَقَرَّتْ الْقَاعِدَة أَن الْمُبِيح والحاظر إِذا تَعَارضا جعل الحاظر مُتَأَخِّرًا (جلد 5 صفحه 78 دار إحياء التراث العربي-بيروت)

یہی بات علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کبیری میں لکھی ہے وہ فرماتے ہیں۔

"ان المحرم مقدم على المبيح عندالتعارض" غنية

المتملى شرح منية المصلى المعروف بحلبى كبيرؒ،
ص:۲۰۹۔)

تعارض کے وقت کے وقت محرم مبیح پر مقدم ہوگا۔(حرام جواز پر مقدم ہوگا)

پس اسی قاعدہ کی بنیاد پر علماء احناف رحمۃ اللہ علیہم حرمت کے پہلو کو از روئے احتیاط ترجیح دیتے ہیں اور سنت فجر پڑھنے سے ان اوقات میں منع کرتے ہیں، راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ فقہاء احناف رحمۃ اللہ علیہم کا ایک دوسرا قاعدہ ہے کہ دفع مضرت جلب مفعت پر مقدم ہوتی ہے، سنت فجر پڑھنے میں نفع تو ہے کہ ثواب ملتا ہے، لیکن اگر یہی سنت اوقات مکروہہ میں پڑھیں جائیں تو پھر نقصان ہی ہے کہ کراہت تحریمی کا ارتکاب لازم آتا ہے تو اس لحاظ سے نفع کے حصول سے نقصان کا دفع کرنا اولیٰ ہوگا، اور یہ بھی عوام کے نزدیک ہے کہ سنتیں پڑھنے میں ان اوقات میں ثواب سمجھتے ہیں۔ ورنہ اوقات مکروہا میں نماز پڑھنے میں تو نفع ہے بھی نہیں کراہت ہی کراہت ہے سنت فجر کا ثواب تو اول وقت میں پڑھنے ہی سے ملے گا، اور زوال سے پہلے فرض کیساتھ اگر قضاء ہوگئی ہو نہ کہ اوقات مکروہہ میں پڑھنے سے۔

اور بعض فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم سے جو یہ منقول ہیں کہ عوام کو مکروہ اوقات میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا جائے گا تو اس کا تعلق فرائض کیساتھ ہے کہ فرائض پڑھنے سے ان کو منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ پھر وہ سستی کی وجہ سے نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں جو کہ بڑی مصیبت ہے اور مکروہ وقت میں نماز پڑھنا چھوٹی مصیبت ہے پس اھون البلیتین پر عمل کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

تیسرا مسئلہ

اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اسی دن زوال سے پہلے قضا کرنے کی صورت میں فرض کے ساتھ سنتوں کی قضا بھی کر لیں، اور اگر اس دن کے زوال کے بعد قضا کر رہے ہیں تو صرف فرض کی قضا کریں گے، سنت نہیں پڑھیں گے۔

چوتھا مسئلہ

4۔۔اسی دن زوال سے پہلے قضا کرنے کی صورت میں دو رکعت سنت قضا کی نیت سے پڑھیں اور پھر اس کے بعد فرض کی قضا کریں۔

نمازِ فجر کے لئے کیسے اُٹھا جائے؟

اگر ہم اپنے اردگرد مساجد کا جائزہ لیں تو ہم اس بات کا آسانی سے مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ مختلف اوقات اور نمازوں میں باجماعت نماز پڑھنے والوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔عمومی طور پر پنجگانہ نمازوں میں مغرب کی نماز میں نمازیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہوتی ہے جبکہ سب سے کم تعداد نماز فجر میں ہوتی ہے۔موجودہ دور کی شہری زندگی میں تو یہ مسئلہ اور بھی زیادہ سنگین ہے کیونکہ شہروں میں لوگوں کی اکثریت نماز عشا کے بعد بھی دیر تک جاگتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے صبح نماز فجر کے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔کیا آپ کی زندگی میں کبھی ایسا واقعہ پیش آیا ہے کہ آپ پختہ ارادہ کر کے سوئیں کہ آپ نے صبح نماز فجر کیلئے اٹھنا ہے یا آپ کو پورا یقین ہو کہ آپ نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کر سکیں گے۔تھوڑی دیر کیلئے اپنی زندگی کے دو مناظر کے بارے میں تصور کیجیے کیونکہ یقینا ہم میں سے ہر ایک کی زندگی میں یہ دو مناظر ضرور

واقع ہوئے ہوں گے۔

پہلا منظر

آپ کا ایمان اور تقوٰی اللہ کے فضل سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔آپ نے نماز عشا ادا کرنے کے بعد کچھ دیر قرآن بھی پڑھا اور آپ کو پختہ یقین ہے کہ آپ صبح فجر کی نماز کے لئے اٹھ جائیں گے کیونکہ آپ ذہنی، جسمانی اور روحانی طور پر اس کے لئے بالکل تیار ہیں بلکہ بعض اوقات تو آپ رات کو کئی مرتبہ اس ڈر سے اٹھے ہوں کہ کہیں فجر کی باجماعت نماز آپ سے رہ نہ جائے۔اگر آپ کو اس طرح کا کوئی تجربہ پہلے کبھی نہیں ہوا تو پھر ذرا اس بات کا تصور کیجیے کہ جب آپ نے صبح جلدی اٹھ کر کوئی فلائٹ پکڑنا ہو یا کسی بس پر سوار ہونا ہو تو یقینا اکثر و بیشتر آپ اٹھ جاتے ہیں، چاہے آپ کتنی دیر سے ہی کیوں نہ سوئے ہوں۔پھر نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد انسان سارا دن ہشاش بشاش گزرتا ہے کیونکہ نماز فجر باجماعت ادا کرنے سے ایک انسان کو خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

دوسرا منظر

پہلے منظر کے برعکس آپ کی زندگی میں اکثر ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ آپ باوجود بہت کوشش کرنے کے صبح نماز فجر کے لئے اٹھ نہ سکے ہوں اور پھر دن چڑھے لیٹ سو کر اٹھنے اور نماز فجر کو باجماعت نہ پڑھ سکنے پر آپ کو افسوس بھی ہوا ہوگا۔یا بالفرض آپ الارم کی وجہ سے صبح وقت پر اٹھ بھی گئے ہوں مگر snooze کا بٹن دبا کر پھر سو گئے ہوں یا پھر شیطان نے آپ کو یہ بہلا کر دوبارہ سلا دیا ہو کہ 'بس پانچ منٹ اور'۔

ہم میں سے ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ ہر روز اس کی زندگی میں پہلا منظر ہی دہرایا جائے۔ یہاں ہم کچھ عملی طریقے بیان کریں گے جن پر عمل کر کے ان شاء اللہ روزانہ فجر کی نماز کے لئے اٹھا جا سکتا ہے۔ مگر ان طریقوں کو یہاں بیان کرنے کا مقصد صرف ان کو پڑھ لینا ہی نہیں بلکہ ان کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنانا ہے۔

۱ پختہ نیت رکھیے:

سب سے اہم اور ضروری بات جو نماز فجر کو باجماعت ادا کرنے کے لئے ضروری ہے وہ پختہ نیت اور ارادہ ہے اگر آپ کی نیت پختہ نہیں تو آپ جو مرضی کر لیں آپ نماز فجر کے لئے نہیں اٹھ سکتے۔ یہ ہماری نیت اور ارادے کی کمزوری ہی ہوتی ہے کہ ہم باوجود ہزار کوشش کے نماز فجر کے کئے نہیں اٹھ پاتے۔ رات کو سونے سے پہلے خلوص دل سے یہ نیت کریں کہ میں نے ان شاءاللہ صبح اٹھ کر نماز فجر باجماعت ادا کرنی ہے۔ اور اپنے آپ سے یہ عہد کر کے سوئیں۔

۲ وضو، تلاوت قرآن اور مسنون اذکار کا اہتمام کیجیے:

اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ رات کو قرآن پڑھے بغیر نہ سوئیں۔ کوشش کریں کہ سونے سے پہلے کم از کم دو رکوع ضرور پڑھیں اس سے آپ کو نماز فجر کے لئے اٹھنے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ رات کو سونے سے پہلے ایسے اذکار، جو کسی صحیح حدیث میں بیان ہوئے ہوں، کا ورد بھی اپنی روزانہ کی روٹین کا حصہ بنائیں۔ کوشش کیجیے کہ سونے کے وقت کی مسنون دعائیں کو ترجمے سمیت کسی ڈائری میں لکھ کر سوتے وقت اپنے ساتھ رکھیں اور پڑھتے ہوئے ترجمہ پر بھی غور

فرمائیے۔ ان شا اللہ ایک یا دو ہفتوں میں یہ اذکار آپ کو ترجمے سمیت مکمل یاد ہو جائیں گے۔ سونے کی بعض مسنون دعائیں اور ان کا ترجمہ یہاں سرخ الفاظ میں دیا گیا ہے:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لاتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

"اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ"۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کا اپنی جان سمیت فرمانبردار بنتا ہوں۔ اپنے چہرے کا رخ آپ ہی کی جانب کرتا ہوں۔ اپنے معاملے کو آپ کی طرف سپرد کرتا ہوں۔ اپنی کمر کو آپ [کے دین کی] خدمت کے لیے تیار کرتا ہوں۔ آپ کی جانب رغبت اور خوف رکھتا ہوں کہ آپ کے سوا نہ تو کوئی ایسا ہے جس کے سپرد خود کو کیا جائے اور نہ ہی آپ کے سوا کوئی نجات دینے والا ہے۔ میں آپ کی نازل کردہ کتاب اور آپ کے بھیجے ہوئے نبی [کی نبوت] پر پر ایمان رکھتا ہوں۔''

حضرت برا بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''جب آپ بستر پر لیٹیں تو نماز کی طرح کا وضو کر کے دائیں کروٹ پر لیٹیں اور

یہ دعا پڑھے، پھر اُو پر والا دعا اس کو بتائی،

(مسلم۔کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار۔حدیث 2710)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے یہ بات کہی (یعنی یہ دعا پڑھا) اور پھر رات میں وفات پا گیا تو وہ فطرت پر فوت ہوا'' (بخاری۔کتاب الدعوت۔ حدیث 5956)

اسی طرح ایک روایت میں دوسری دعا بھی منقول ہے، بہتر ہے کہ دونوں پڑھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

"بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا"

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کے نام ہی کے ساتھ مرتا اور جیتا [یعنی سوتا اور جاگتا] ہوں۔''

جب آپ نیند سے بیدار ہوتے تو فرماتے:

"الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ"۔

ترجمہ: ''اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔'' (بخاری۔کتاب الدعوت۔ حدیث 5965۔مسلم، حدیث 2711)

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ دعا بھی منقول ہے:

"اللهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، إِنْ

أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ"۔

ترجمہ: اے اللہ! آپ نے میری جان کو تخلیق فرمایا اور آپ ہی اسے موت دیں گے۔اس کی موت اور زندگی آپ کے ہاتھ ہی میں ہے۔ اگر آپ اسے زندگی دیجیے تو اس کی حفاظت فرمائیے اور اگر موت دیجیے تو اسے معاف کر دیجیے۔اے اللہ! میں آپ سے عافیت مانگتا ہوں۔''

'(مسلم۔کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار۔حدیث 2712)

اس طرح آیت الکرسی کم از کم ایک مرتبہ اور آخری تین سورتیں تین تین مرتبہ پڑھ کر کے اپنے اُو پر دم کرنا چاہئے، احادیث مبارکہ میں اس کا تذکرہ موجود ہیں، سوتے جاگتے ہمیں ان دعاؤں کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔

۳ نمازِ فجر کی فضیلت واہمیت یاد کیجیے:

کتب احادیث میں نماز فجر کو باجماعت وقت پر ادا کرنے کی جو فضیلت اور اجر وثواب بیان کیا گیا ہے اور نہ پڑھنے پر جن نقصانات کا سامنا پڑتا ہے، جو کہ کتاب کی ابتداء میں بیان کیا گیا ہے، اسے اپنے ذہن میں رکھیے۔ان تمام باتوں کا اہتمام کر لینے کے بعد اب آخری کام نماز فجر کے لیے دعا کا اہتمام کرنا ہے۔کوئی بھی انسان اللہ کی مدد اور توفیق کے بغیر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا لہذا اب اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کیجیے کہ وہ آپ کو نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔انسان

کے دماغ میں ایک لمحے کے لئے بھی یہ خیال نہ آئے کہ وہ نیکی کا کوئی کام اپنے بل بوتے پر بھی کرسکتا ہے اور ہر عمل کے لئے اسے ہر وقت اللہ کی مدد درکار ہے اور یہ کہ اس کا نماز فجر کے لئے اٹھنا بھی اللہ کی مدد اور توفیق کے ساتھ ہی ہوگا جس میں اس کا کوئی کمال نہیں۔

ابھی تک ہم نے یہاں جو بھی طریقے بیان کیے ہیں وہ سب قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں البتہ اب ہم یہاں کچھ دوسرے عملی طریقے جو نماز فجر کے لئے اٹھنے کے لئے انتہائی مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

۴ کسی قریبی عزیز یا دوست کی مدد حاصل کریں:

یہ صبح کی نماز کے لئے اٹھنے کا سب سے موثر طریقہ ہے۔ اپنے کسی قریبی دوست، رشتہ دار، ماں باپ یا شریک حیات کو آپ کو صبح اٹھانے کا کہیں اور اگر آپ ان سے پہلے اٹھ جائیں تو انہیں بھی نماز فجر کے لئے اٹھایئے اور اپنی نماز کے ساتھ ساتھ ان کی نماز کا بھی اجر حاصل کیجیے۔

۵ الارم ڈیوائس کو کسی مناسب جگہ رکھیں:

ایک اور نہایت موثر طریقہ جو نماز فجر کے لئے بیدار ہونے کے لئے نہایت مددگار ہوسکتا ہے، وہ الارم والی گھڑی یا موبائل فون کو کسی ایسی جگہ رکھنا ہے جو آپ کے بستر سے قدرے دور ہو اور جس کو بند کرنے کے لئے آپ کو بستر کو چھوڑ کر اٹھ کر جانا پڑے۔ میرے لئے صبح کے وقت بیدار ہونے کا ایک نہایت موثر طریقہ، جو ہمیشہ کام کرتا ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے الارم کو باتھ روم میں الارم کو بیسن کے ساتھ شیلف پر

رکھ دیتا ہوں اور جب میں الارم بند کرنے کے لئے صبح اٹھتا ہوں تو اپنے آپ کو بیسن کے سامنے پاتا ہوں، بس اب کیا مزید سونا! اب وضو کیا اور نماز کے لئے تیاری شروع۔

۶ نماز سے تھوڑی دیر پہلے جاگیے:

فجر سے صرف اتنی دیر پہلے جاگنے کی کوشش کریں جس میں آپ وضو کر کے مسجد پہنچیں اور باجماعت نماز میں شامل ہوسکیں۔ عمومی طور پر اگر آپ تکبیر اولیٰ سے بس 10-15 منٹ پہلے اٹھیں تو بآسانی نماز میں شامل ہوسکتے ہیں۔

۷ دوپہر کو قیلولہ کیجیے:

تھوڑی دیر کے لئے قیلولہ کرنا رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین رحمہم اللہ سے بھی ثابت ہے اور یہ بھی صبح بیداری کے لئے نہایت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کے لئے بس تھوڑی سی پریکٹس کی ضرورت ہوگی لیکن اگر اس عادت کو اختیار کرلیا جائے تو یہ صبح بیداری کے لئے بڑی مددگار ثابت ہوگی۔

قیلولہ کے معنی ہیں: دوپہر کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد لیٹنا، خواہ نیند آئے یا نہ آئے۔ قیلولہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول رہا ہے، آپ ﷺ نے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: دن کے سونے کے ذریعے رات کی عبادت پر قوت حاصل کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

اسی طرح ایک اور روایت میں آتا ہے:

عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه

وسلم: "قِيلُوا، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا تَقِيلُ" (أخرجه أبو نعيم في "الطب" (1/12 نسخة السفر جلاني)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا کرو کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔

نیز دوپہر کو سونا عقل کی زیادتی اور کھانے کے ہضم کا باعث بھی ہے۔

روایات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عام معمول ''غداء'' کے بعد سونے کا ملتا ہے، غداء دوپہر کا کھانا ہے جو ظہر سے پہلے کھایا جاتا ہے، البتہ جمعہ کے دن کے متعلق روایات میں ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد کھانا اور قیلولہ ہوتا تھا۔

اس زمانے میں جمعہ کے علاوہ باقی دنوں میں دوپہر کا کھانا ظہر سے پہلے کھانے کا معمول تھا، اس لیے بہتر تو یہی ہے کہ ظہر سے پہلے کھانا کھا کر قیلولہ کی عادت بنائی جائے۔ البتہ ظہر کے بعد کھانا کھا کر قیلولہ کی نیت سے لیٹنے سے بھی قیلولہ کی سنت پوری ہوجائے گی۔

قیلولے کے سائنسی تصدیق شدہ 15 فوائد

طبی ماہرین رات کو 7 سے 8 گھنٹے کی نیند لینے کا مشورہ دیتے ہیں مگر بیشتر افراد اس پر عمل نہیں کر پاتے۔

اب اس کی وجہ کچھ بھی ہو مگر یہ سب کو معلوم ہے کہ نیند کی کمی صحت کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتی ہے اور اس کا حل دوپہر کو کچھ دیر کے لیے سونے یا قیلولے میں چھپا

ہے۔ یہاں قیلولے کے ایسے فوائد بتائے جارہے ہیں جن کی سائنس نے تصدیق کی ہے۔ مختلف طبی تحقیقی رپورٹس میں کہا گیا ہے کہ قیلولے کا مثالی وقت 10 سے 20 منٹ تک ہوتا ہے، بہت زیادہ دیر تک سونا نقصان دہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

2010 میں ایک طبی جریدے پروگریس ان برین ریسرچ میں شائع تحقیق کے مطابق دوپہر کو سونا دماغی افعال میں بہتری کا باعث بنتا ہے۔

ایک اور طبی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جو لوگ دوپہر کو کچھ دیر سوتے ہیں وہ ریاضی کے مسائل کو زیادہ بہتر طریقے سے حل کر پاتے ہیں۔

2015 میں جریدے پرسنلٹی اینڈ انڈیویژوول ڈیفرنس میں شائع ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ مشکل کام سے پہلے کچھ دیر کا قیلولہ ٹاسک کے دوران ذہنی طور پر فرسٹریشن کا خطرہ کم کرتا ہے۔

جرنل آف کلینیکل اینڈ رینولوجی اینڈ میٹابولزم میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ دوپہر کو سونے کے عادی نہیں ان میں تناؤ کا باعث بننے والے ہارمون کی سطح زیادہ ہوتی ہے اور انہیں نفسیاتی مسائل کا تجربہ بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ قیلولہ نہ کرنے پر ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے اندر زیادہ اضطراب یا بے چینی محسوس کریں۔

ایک اور تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ صبح جاگنے کے چھ گھنٹے بعد قیلولہ کرنے سے زیادہ فوائد حاصل ہوتے ہیں بانسبت سہ پہر کے وقت سونے سے۔

گزشتہ سال کی ایک تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ دوپہر کو سونے سے

بیماریوں کے خلاف جسم کا دفاعی نظام زیادہ بہتر طریقے سے کام کر پاتا ہے۔

2014 میں طبی جریدے پلوس ون میں شائع ایک تحقیق کے مطابق دوپہر کو سونے کے بعد لوگوں کی یاداشت میں بھی بہتری آتی ہے۔

طبی سائنس نے ثابت کیا ہے کہ قیلولہ دماغی ردعمل کے وقت اور چوکنا پن کی صلاحیتوں کو بھی بہتر کرتا ہے۔

ایک اور تحقیق کے مطابق دوپہر کو سونے سے موٹر اسکلز (دماغ، اعصابی نظام اور پٹھوں کی اکھٹے کام کرنے کی صلاحیت) بہتر ہوتی ہے جبکہ اس وقت جاگنے والوں کو یہ فائدہ نہیں ہوتا۔

ایک پرانی تحقیق میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ طالبعلم جو دوپہر کو کچھ وقت کے لیے سوتے ہیں ان کے اندر جسمانی توانائی بڑھتی ہے اور مزاج بھی خوشگوار ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک اور تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دوپہر کی نیند سے دماغی الجھن کا خطرہ کم ہوتا ہے۔

طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ امر حیران کن نہیں کہ قیلولہ کے بعد لوگوں کا ذہن تازہ دم اور غنودگی کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی۔

مجموعی طور پر قیلولہ صحت اور شخصیت کے لیے ایک پرلطف اور فائدہ مند عمل ہے تو پھر آپ کس کا انتظار کر رہے ہیں؟

۸ اپنے آپ کو انعام دیں یا جرمانہ عائد کریں:

اپنے ٹارگٹ خود سیٹ کیجیے اور اپنی مدد خود کرنا سیکھیے۔ اگر یہ سب اوپر بیان

کئے گئے طریقے کارگر ثابت ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو کوئی انعام دیجیے اور اپنی کامیابی اور اس معاملے میں خوشی کو سیلی بریٹ کیجیے۔ اگر کبھی آپ نماز فجر کے لئے اٹھنے میں ناکام رہیں تو اپنے آپ پر جرمانہ عائد کیجیے۔ مثال کے طور پر ایک مخصوص رقم اللہ تعالی کی راہ میں کسی مستحق غریب (پروفیشنل بھکاری نہیں) کو دیجیے اور اگلی صبح نئے جذبے کے ساتھ صبح سویرے بیدار ہونے کی تیاری کیجیے۔ (منقول از مضمون جناب باسط رحمن صاحب)

۹ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا:

گناہوں کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور تابعداری سے محروم کیا جاتا ہے، تو دن میں کوشش کرنا چاہئے کہ حتیٰ الوسع گناہوں سے اجتناب کیا جائے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص آئے اور یہ شکایت کیا کہ میں تہجد کے لئے پانی بھی تیار رکھتا ہوں اور رات بغیر تکلیف کے بھی گزارتا ہوں لیکن تہجد کے لئے اُٹھ نہیں سکتا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

قيدتك ذنوبك، أحسن في نهارك يُحسن لك في ليلك.

ترجمہ: کہ آپ کے گناہوں نے آپ کو قید کے رکھا ہے، دن میں نیکی کر تو رات میں آپ کے ساتھ نیکی کی جائے گی۔

اسی طرح بعض سلف صالحین رحمہم اللہ سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم رات کو تہجد کے لئے نہیں اُٹھ سکتے؟ تو آپ نے فرمایا:

كبلتكم خطايا كم.

کہ تم کو تمہارے گناہوں نے نماز تہجد سے قید کے رکھا ہیں۔ (یعنی گناہوں کی وجہ سے تم کو تہجد کی توفیق نہیں مل رہا۔

10: غفلت اور دل کی قسوت (سختی) کے اسباب سے دوری:

طاعات میں خلل ڈالنے والے اشیاء میں سے زیادہ کھانہ پینا، بدنظری، فضول اور بے فائدے باتیں، زیادہ ہنسنا اور گانے بجانے سُننا وغیرہ ہے، جس کی وجہ سے انسان نیکیوں سے محروم ہوجاتا ہے، اس لئے پورا کوشش کرنا چاہئے کہ ان کاموں سے بچنے میں انسان کامیاب ہوکر نیکیوں کے حصول میں کامیاب ہوجائے۔

کھانے کے بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مَلأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ. بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلاَتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لاَ مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ.

(ترمذی و ابن ماجه)

حضرت مِقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا، آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کے پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جسے وہ بھرتا ہے، ابن آدم کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اسے کھڑا رکھ سکیں، اگر ضروری ہے تو ایک تہائی کھانے کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے رکھے۔

11: دیر سے سونے سے پرہیز کرنا:

بخاری شریف میں رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے:

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ العِشَاءِ وَالحَدِيثَ بَعْدَهَا"

ترجمہ: حضرت ابو بَرزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے پہلے سونے اور نمازِ عشاء کے بعد باتیں کرنے (یعنی فضول گپ شپ) کو ناپسند فرماتے۔

شارحینِ حدیث فرماتے ہیں کہ نمازِ عشاء سے قبل سونے کو اس لئے رسول اللہ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ نمازِ عشاء قضاء ہونے کا خطرہ ہے شاید کہ ایسا سوجائے کہ نمازِ عشاء کے لئے نہ اُٹھے۔

اسی طرح نمازِ عشاء کے بعد زیادہ فضول اور بے فائدہ گپ شپ لگانے کی وجہ سے انسان تہجد اور نمازِ فجر سے اکثر محروم ہوجاتا ہے، اس لئے اس سے اجتناب کرنا چاہئے، اور نمازِ عشاء کے بعد فوراً سونا چاہئے، بعض لوگ حجروں، دکانوں، راستوں اور بازاروں میں آدھی آدھی رات تک فضولیات میں مشغول رہتے ہیں، اور اب تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، فیس بک، گوگل، اور مختلف ناموں سے گیمز میں لوگ صبح کے اذانوں تک جاگ رہتے ہیں اور بدنصیب اذان سُن کر ویسے بے نماز سوجاتے ہیں، تو خدارا اپنے آپ پر رحم کرکے اس مصیبتوں سے اپنے آپ کو چھڑائے۔

بندہ نے جو طریقے بیان کیے ہیں، ان پر ایک ہفتہ عمل کرکے اپنے نتائج کا جائزہ لیجیے۔

آخر میں نمازِ فجر کو قضاء اور ضائع کرنے والوں سے کچھ سوالات:

اے میرے نمازِ فجر کو ضائع کرنے والے بھائیو! میں آپ سے کچھ سوالات

کرنا چاہتا ہوں، لیکن جوابات صحیح اور سچ دینا ہے، جھوٹ سے پرہیز کرنا ہے۔

①: جب آپ نے نماز فجر قضاء کیا، تو کیا آپ نادم اور پشیمان ہوئے ہیں؟ کیا آپ اس نقصان عظیم پر کبھی روئیں ہیں؟ کیا کبھی آپ کے دل میں نماز فجر قضاء کرنے پر غم کی آگ لگی ہے؟ کیا آپ نے نماز فجر چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ سے رو رو کر استغفار کیا ہے؟ یا برعکس آپ خوش وخرم ہو کے سوئے ہیں؟ کبھی دل اس عظیم گناہ پر نہیں جلا، بلکہ بار بار کئی دنوں، مہینوں، بلکہ سالہا سالوں سے آپ نماز فجر نہیں پڑھتے ہیں اور آپ کا چہرہ تک متغیر نہیں ہوا، نہ آپ روئے، اور نہ دل جلا، جیسا کہ پہلے حضرت انس بن مالک روتے تھے، اور جیسے کہ حضرت سعید تنوخی رحمۃ اللہ علیہ جماعت کے فوت ہونے پہ روتے تھے۔۔۔ اور جیسے کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کو مسور بن مَخرَمہ نے اسی رات کے صبح کے نماز کے لئے جگایا کہ جس رات وہ نیزہ سے مارے گئے تھے اور خون آپ کے زخموں سے جاری تھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! ہاں! جو شخص نماز نہیں پڑھتا اُن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں، یا اللہ!! نماز فجر اُن صلحاء کے نزدیک کتنا اہم تھا کہ کچھ وقت بعد شہید ہونے والے کا یہ حال ہے، اور دوسری طرف ہم خواہشات کے سمندر میں ڈوب ہو کر نمازیں ضائع کرتے ہیں۔۔۔

②: اگر صبح سویرے آپ کا فلائٹ ہو، تو کیا آپ فلائٹ کو یہ کہہ کر کہ میں اُٹھ نہیں سکتا یا مجھے نیند بہت آرہا ہے چھوڑو گے؟ یا دو تین گھنٹے پہلے اُٹھ کر تیاری کرو گے؟ یقیناً ایسا ہی کرو گے، اس لئے کہ اگر آپ نے اپنے آرام کو قربان نہیں کیا تو شاید تمہارا دو تین لاکھ روپے ضائع ہو جائے گا، تو جب اس فانی اور ختم ہونے والی دنیا کی خاطر اپنا آرام چھوڑ سکتا ہو تو آخرت کی خاطر کیوں۔۔۔؟

③: کیا آپ روزانہ کے اعتبار سے اپنے ڈیوٹی، دفتر، دکان ٹیکسی، مزدوری اور کاروبار وغیرہ کے لئے صبح سویرے نماز فجر سے پہلے بیوی کو ناشتے کے لئے نہیں جگاتے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو آخرت کے لئے یہ سب کچھ کیوں

نہیں کر سکتے؟

④: اگر کوئی مالدار آدمی آپ سے وعدہ کرے کہ صبح سویرے آیا کرو اور میں آپ کو اتنا رقم دیا کروں گا، تو کیا آپ اس رقم کو حاصل کرنے کے لئے صبح سویرے اُٹھنے میں ناکام ہوں گے؟ اگر جواب نہیں میں ہے تو آخرت کے لئے کیوں۔۔۔؟ اسی طرح اگر کوئی مضبوط اور بااثر ورسوخ آدمی آپ کو صبح سویرے اپنے ہاں حاضر ہونے کو کہے تو کیا آپ پیچھے رہ سکتے ہوں؟ اگر نہیں تو ہر روز احکم الحکمین آپ کو بلاتے ہیں تو آپ اس دعوت کو کیوں قبول نہیں کرتے؟

⑤: اگر خدانخواستہ آپ سوئے ہوئے ہوں اور صبح سویرے آپ کی بیوی نے چیخ چیخ کر آپ کو پکارا کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے، تو کیا آپ اُٹھیں گے یا ویسے بستر پر پڑے رہیں گے؟ آپ ضرور اُٹھیں گے، کیوں؟ اس لئے تاکہ آپ کو آگ نہ لگ جائے، تو آپ آخرت کے آگ کی خاطر جو کہ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے کیوں نہیں اُٹھ سکتے؟

اس لئے میرے پیارے بھائیو! اُٹھو اپنے آپ کو ان تمام دنیوی اور اُخروی نقصانات سے محفوظ کر کے تمام دنیوی اور اُخروی فوائد اور نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے ہمت سے کام لیں۔ اور جتنی نمازیں قضاء ہوئی ہیں اُن پر توبہ اور استغفار کر کے ہر نماز کے ساتھ ایک ایک نماز کی قضاء بجالائے، تاکہ اپنی آخرت کو سنوارے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دینِ اسلام کے تمام احکامات پر صحیح عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

بندہ ناکارہ: ندیم غفرلہ الرحیم

یوم السبت 29 شوال المکرم 1441ھ

موافق: 21 جون 2020ء

بمقام: دارالافتاء دارالعلوم فیض القرآن جمرود روڈ عبدالستار کورونہ سفید سنگ۔